ان پر زکوٰۃ فرض کی ہے جو ان کے مال داروں سے لی جائے گی اور ان کے فقرا میں تقسیم کر دی جائے گی۔ (صحیح بخاری: 1395)

س کلام

آج بھی ہم اگر سیرتِ طیبہ کو اپنے لیے مشعل راہ بنالیں تو اس سے ان شاء اللہ ایک صالح اور خوش گوار معاشرہ وجود میں آئے گا اور اس کے سایہ پوری انسانیت کو امن وسکون کی دولت نصیب ہوگی۔ رسول اللہ خاتم النّبیّٖن ﷺ کے اندازِ تربیت میں والدین، اساتذہ کرام اور علماء کرام لیے راہ نما اصول موجود ہیں۔ جن کو مشعل راہ بنا کر وہ نئی نسل کی بہترین تربیت کر سکتے ہیں اور ان کو معاشرے کا ایک کامیاب فرد بنا سکتے ہیں۔

اَخلاق وآداب

ب: چہارم

(1) شکر وقناعت (2) امانت ودیانت (3) اخلاص وتقویٰ (4) پردہ پوشی

مشقی معروضی سوالات

وال نمبرا۔ درست جواب کا انتخاب کریں۔

091004001

(1 کھانا کھا کر شکر ادا کرنے والا کا اجر برابر ہے:
(الف) روزے دار کے (ب) مجاہد کے (ج) مسافر کے (د) سخی کے

091004002

(2 نبی کریم خاتم النّبیّٖن ﷺ کے حکم سے کفارِ مکہ کو امانتیں واپس لوٹائیں:
(الف) حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے (ب) حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے
(ج) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے (د) حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے

091004003

(3 نبی کریم خاتم النّبیّٖن ﷺ نے تقوای کا اصل مقام قرار دیا:
(الف) سوچ کو (ب) دماغ کو (ج) زبان کو (د) دل کو

091004004

(4 پردہ پوشی جائز نہیں:
(الف) بے نمازی کی (ب) اجتماعی جرم کی (ج) گناہ گار کی (د) منافق کی

اضافی معروضی سوالات

091004005

(5 شکر کا لغوی معنی ہے:
(الف) احسان ماننا (ب) خرچ کرنا (ج) تلاش کرنا (د) طلب کرنا

091004006

(6 قناعت سے مراد ہے کہ انسان کو جو رزق ملے:
(الف) اس پر راضی رہے (ب) اس کو کم سمجھے
(ج) اس میں کثرت سے خرچ کرے (د) اس میں کنجوسی کرے

091004007

(7 اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنے کے لیے کہنا چاہیے:
(الف) اَللّٰہُ اَکْبَرُ (ب) سُبْحَانَ اللّٰہِ (ج) لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ (د) اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ

www.ilmkidunya.com

(8) بھلائی کرنے والے شخص کو جواب میں کہنا چاہیے:
091004008
(الف) اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ (ب) جَزَاکَ اللّٰہُ خَیْرًا (ج) یَرْحَمُکَ اللّٰہ (د) اَللّٰہُ اَکْبَرُ

(9) تمھیں اور زیادہ دیا جائے گا اگر تم کرو گے:
091004009
(الف) صبر (ب) شکر (ج) شکوہ (د) برداشت

(10) وہ انسان کامیاب و کامران ہو گیا جو:
091004010
(الف) مسلمان ہو گیا (ب) کافر ہو گیا (ج) مرتد ہو گیا (د) منافق ہو گیا

(11) شکر و قناعت دو ایسے عظیم اوصاف ہیں جن سے متصف ہو کر انسان اپنے پروردگار کے ہے:
091004011
(الف) دور (ب) پڑوسی (ج) قریب (د) موافق

(12) انسان ہمہ وقت حصول دولت اور وسائل کے لیے کوشاں رہتا ہے اگر نہ کرے:
091004012
(الف) اطاعت و بندگی (ب) شکر و قناعت (ج) عفوو درگزر (د) صلہ رحمی

(13) نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن ﷺ عملی پیکر تھے:
091004013
(الف) رحم دلی (ب) عاجزی (ج) شکر گزاری (د) عفوو درگزر

(14) انسان کو چاہیے کہ وہ اللہ کی نعمتوں پر کرتا رہے:
091004014
(الف) شکر (ب) عفوو درگزر (ج) غور و فکر (د) صبر

(15) شکر گزار بندہ بننے کا طریقہ ہے کہ انسان نعمتوں میں دیکھے اپنے سے کم تر والے:
091004015
(الف) درجے کو (ب) حسن و جمال کو (ج) حسب و نسب کو (د) جاہ و منصب کو

(16) عبادت میں سکون ملتا ہے:
091004016
(الف) عاجزی و انکساری سے (ب) رحم دلی سے (ج) سخاوت سے (د) تقویٰ سے

(17) انسان لامحدود اور پرتعیش سامان زندگی کے پیچھے دوڑ کر خود کو:
091004017
(الف) تھکا دیتا ہے (ب) گم راہ کر دیتا ہے (ج) بھول جاتا ہے (د) لالچی کر دیتا ہے

(18) شکر گزار بننے سے اضافہ ہوتا ہے:
091004018
(الف) غربت میں (ب) نعمتوں میں (ج) غصہ میں (د) دولت میں

(19) جس شخص کو کوئی چیز ملے اور اس نے چھپایا تو اس نے کی:
091004019
(الف) عبادت (ب) حماقت (ج) قناعت (د) ناشکری

(20) امانت و دیانت کا تعلق ہے:
091004020
(الف) مالی معاملات سے (ب) ملازمت سے (ج) تجارت سے (د) زندگی کے ہر شعبے سے

(21) ہجرت مدینہ کے وقت نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن ﷺ کے پاس امانتیں موجود تھیں:
091004021
(الف) کفار مکہ کی (ب) اہل مدینہ کی (ج) یہود کی (د) اہل طائف کی

091004022

(22) کسی کے راز کی حفاظت کرنا کہلاتا ہے:

(الف) امانت داری (ب) صلہ رحمی (ج) کفایت شعاری (د) عفوودرگزر

091004023

(23) حدیث مبارک کے مطابق مجلس میں کی گئی بات ہے:

(الف) امانت (ب) فیصلہ کن بات (ج) آخری بات (د) نہ بھولنے والی بات

091004024

(24) سب سے بڑی امانت داری خالق کائنات سے انسانوں کا ہے:

(الف) قول (ب) عہد (ج) صبر (د) تقویٰ

091004025

(25) بے شک اللہ تمھیں حکم دیتا ہے کہ امانتیں ان کے حق داروں کے:

(الف) پاس ہیں (ب) ذمے ہیں (ج) لیے ہیں (د) سپرد کرو

091004026

(26) امانتوں کی ادائی کا سلسلہ حکمران وقت سے شروع ہو کر آتا ہے ایک:

(الف) وزیراعظم تک (ب) کاروباری شخص تک (ج) دکان دار تک (د) خادم تک

091004027

(27) مال دار اور اغنیا اپنے اموال سے غربا و مساکین کی معاونت کا ادا کریں:

(الف) حصہ (ب) حق (ج) فریضہ (د) امانت

091004028

(28) امانت کا تقاضا ہے کہ جس کی امانت ہے اس کو کر دی جائے:

(الف) معاف (ب) محروم (ج) ادا (د) زیادہ

091004029

(29) اسلام میں ہر شخص کو امانتیں سونپی گئی ہیں:

(الف) اختیار میں (ب) دائرہ کار میں (ج) رشتہ دار میں (د) پڑوس میں

091004030

(30) کسی کے راز کو افشا نہ کرنا بھی ہے:

(الف) امانت داری (ب) صداقت (ج) سخاوت (د) پاک دامنی

091004031

(31) اپنے جسم کو جان بوجھ کر نقصان پہنچانا ہے:

(الف) حرام (ب) امانت (ج) خودغرضی (د) حلال

091004032

(32) مشورہ بھی ہے ایک:

(الف) بوجھ (ب) امانت (ج) خوشی (د) خیانت

091004033

(33) اس شخص کا کوئی ایمان نہیں جو نہیں ہے؟

(الف) نیک (ب) صابر (ج) سخی (د) امانت دار

091004034

(34) اللہ تعالیٰ کے نزدیک زیادہ عزت والا ہے:

(الف) زیادہ دولت والا (ب) زیادہ تقویٰ اختیار کرنے والا (ج) زیادہ حسن والا (د) زیادہ شہرت والا

091004035

(35) تمام اعمال کا دارومدار ہے:

(الف) علم پر (ب) نیت پر (ج) صحت پر (د) جوانی پر

www.ilmkidunya.com

(36) اخلاص کا معنی ہے: 091004036

(الف) خالص بنانا (ب) عبادت کرنا (ج) کوشش کرنا (د) ڈرنا

(37) اِخلاص لازمی نتیجہ ہے: 091004037

(الف) بزرگی کا (ب) تقویٰ کا (ج) کثرتِ عبادت کا (د) علم ودانش کا

(38) ''خالص بنانا، صاف کرنا'' یہ معنی ہے: 091004038

(الف) اخلاص کا (ب) تقویٰ کا (ج) عبادت کا (د) نیت کا

(39) اس کے بغیر کوئی عمل بارگاہ الٰہی میں قبول نہیں ہوسکتا: 091004039

(الف) تقویٰ (ب) نیت کی درستی (ج) کوشش (د) بزرگی

(40) نیت پر دارومدار ہے: 091004040

(الف) تمام اعمال کا (ب) مال ودولت کا (ج) عزت کا (د) اخلاص وتقویٰ کا

(41) تقویٰ کا لفظی معنی ہے: 091004041

(الف) روکنا (ب) صبر کرنا (ج) نیکی کرنا (د) پرہیزگاری اختیار کرنا

(42) قرآن مجید میں عزت وشرافت کا معیار قرار دیا گیا ہے؟ 091004042

(الف) تقویٰ کو (ب) نماز کو (ج) حج کو (د) زکوٰۃ کو

(43) حضور اکرم خَاتَمُ النَّبِیّٖن ﷺ نے تقویٰ کا اصل مقام قرار دیا ہے: 091004043

(الف) دماغ کو (ب) دل کو (ج) جگر کو (د) زبان کو

(44) ہمیں اخلاص وتقویٰ کا درس دیتی ہے: 091004044

(الف) سیرت طیبہ (ب) شاعری (ج) تاریخ (د) سائنس

(45) رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیّٖن ﷺ کو مال ودولت اور سرداری کی پیش کش کی تھی: 091004045

(الف) اہلِ مدینہ نے (ب) اہلِ مکہ نے (ج) اہلِ طائف نے (د) اہلِ علاقہ نے

(46) قرآنِ مجید کی جس سورت میں تقویٰ کا ذکر ہے: 091004046

(الف) سورۃ الفاتحہ (ب) سورۃ الحجرات (ج) سورۃ الناس (د) سورۃ الاخلاص

(47) اہل مکہ نے نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن ﷺ کے کس چچا سے کہا کہ وہ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن ﷺ کو تبلیغ سے روکیں؟ 091004047

(الف) حضرت ابوطالب (ب) حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(ج) حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ (د) ابولہب

(48) پردہ پوشی سے مراد ہے: 091004048

(الف) عیب چھپانا (ب) عیب ظاہر کرنا (ج) بڑھا چڑھا کر پیش کرنا (د) نصیحت کرنا

(49) دوسروں کے عیب چھپانے والے کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے انعام ملے گا: 091004049

(الف) اس کے عیبوں پر پردہ ڈال دیا جائے گا (ب) اس کے رزق میں اضافہ کردیا جائے گا

(ج) اس کو سخی لکھ دیا جائے گا (د) اس کو قیامت کے دن تاج پہنایا جائے گا

www.ilmkidunya.com

(50) نبی کریم خاتم النبیین ﷺ دوسروں کی اصلاح فرماتے: 091004050

(الف) نام لے کر (ب) نام لیے بغیر

(ج) سختی فرما کر (د) مجمع میں اسے کھڑا کر کے

(51) دین اسلام میں منع کیا گیا ہے: 091004051

(الف) عیب تلاش کرنے سے (ب) صلہ رحمی کرنے سے

(ج) سخاوت کرنے سے (د) میانہ روی اختیار کرنے سے

(52) جب انسان کے پاس کوئی خبر پہنچے تو اسے چاہیے کہ: 091004052

(الف) تصدیق کرے (ب) تردید کرے (ج) آگے پہنچائے (د) انکار کردے

(53) اس کے لیے ستر پوشی کا لفظ بھی استعمال ہوتا ہے: 091004053

(الف) نقاب (ب) پردہ پوشی (ج) مستور (د) عیب

(54) اگر ہمیں کسی کا معلوم ہو جائے تو اسے چھپانے کی کوشش کریں: 091004054

(الف) عیب (ب) طعنہ (ج) پردہ (د) نقصان

(55) کسی کے عیب اچھالنے اور اسے طعنہ دینے کو قرار دیا گیا ہے: 091004055

(الف) بہت اچھا (ب) سخت گناہ (ج) مفت (د) اجتماعی مفاد

(56) اگر کسی نے کسی دوسرے شخص کا کوئی برا کام دیکھ ہی لیا ہے تو اسے رہنا چاہیے: 091004056

(الف) خوش (ب) غم گین (ج) خاموش (د) نیک

(57) نبی کریم خاتم النبیین ﷺ جب لوگوں کی اصلاح فرماتے تو دوسرے شخص کا نام لیے بغیر بات فرما دیتے تھے: 091004057

(الف) علانیہ (ب) نیکی سے (ج) تحسین سے (د) اشارے سے

(58) حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ایک بوڑھے شخص کے بارے میں معلوم ہوا کہ وہ پیتا ہے: 091004058

(الف) پانی (ب) شربت (ج) شراب (د) دودھ

(59) دورِ حاضر کے جدید میڈیا پر عموماً کا خیال نہیں رکھا جاتا: 091004059

(الف) ضابطہ اخلاق (ب) پردہ پوشی کا (ج) صداقت کا (د) اجتماعی مفاد کا

(60) موبائل اور باہمی رابطہ کے جدید ذرائع پر خیال رکھنا انتہائی ضروری ہے: 091004060

(الف) اوقات کا (ب) پردہ پوشی کا (ج) اصلاح کا (د) تحقیق کا

(61) اختیار نہ کرنے کے بہت سے دُنیوی اور اخروی نقصانات ہیں: 091004061

(الف) پردہ پوشی (ب) سخاوت (ج) سختی (د) نرمی

(62) اگر دوسروں کے عیبوں کی پردہ پوشی کی جائے تو باہمی یقین اور تعاون کے جذبات: 091004062

(الف) مجروح ہوتے ہیں (ب) ختم ہوتے ہیں (ج) فروغ پاتے ہیں (د) زحمت بنتے ہیں

www.ilmkidunya.com

جوابات

نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب
1	الف	2	الف	3	د	4	ب	5	الف	6	الف
7	د	8	ب	9	ب	10	الف	11	ج	12	ب
13	ج	14	الف	15	الف	16	د	17	الف	18	ب
19	د	20	د	21	الف	22	الف	23	الف	24	ب
25	د	26	د	27	ب	28	ج	29	ب	30	الف
31	الف	32	ب	33	د	34	ب	35	ب	36	الف
37	ب	38	الف	39	ب	40	الف	41	د	42	الف
43	ب	44	الف	45	ب	46	ب	47	الف	48	الف
49	الف	50	ب	51	الف	52	الف	53	ب	54	الف
55	ب	56	ج	57	د	58	ج	59	ب	60	ب
61	الف	62	ج								

مشقی مختصر سوالات

سوال نمبر۲۔ مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جوابات لکھیے۔

1۔ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی شکر گزاری کی ایک مثال تحریر کریں۔ 091004063

جواب: آپ خاتم النبیین ﷺ شکر گزاری کا عملی پیکر تھے۔ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی سیرت طیبہ سے شکر اور قناعت کی مختلف صورتوں اور طریقوں کی جھلک نظر آتی ہے۔ آپ خاتم النبیین ﷺ کو جب بھی کوئی نعمت حاصل ہوتی تو آپ خاتم النبیین ﷺ فوراً اَلحَمدُ لِلّٰہ کہ کر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے۔

2۔ بد دیانتی اور دھوکا دہی کے کوئی سے دو نقصانات تحریر کریں۔ 091004064

جواب: اگر انسان ایک دوسرے کے ساتھ امانت و دیانت والے معاملات کرتے رہیں گے تو معاشرہ پرسکون رہے گا، لوگوں میں اعتماد کی فضا بحال رہے گی، بد دیانتی اور دھوکا دہی سے انسانی معاشروں میں بداعتمادی اور انتشار جیسے منفی رجحانات فروغ پاتے ہیں اور انسان کی تخلیق کے مقاصد فوت ہو جاتے ہیں اور انسان نہ صرف اشرف المخلوقات کے عظیم مرتبے سے نیچے گر جاتا ہے، بلکہ جنت جیسی دائمی نعمت سے بھی محروم ہو جاتا ہے۔

3۔ رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ کے اِخلاص و تقویٰ کی ایک مثال بیان کریں۔ 091004065

جواب: اہل مکہ نے رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ کو مال و دولت اور سرداری کی پیش کش بھی کی۔ لیکن آپ خاتم النبیین ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے ان تمام چیزوں کو ٹھکرا دیا تو اہل مکہ نے آپ خاتم النبیین ﷺ کے چچا حضرت ابو طالب سے کہا کہ وہ آپ خاتم النبیین

کو اسلام کی تبلیغ سے روکیں۔ جب آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن ﷺ کے چچا نے آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن ﷺ سے اس بارے میں بات کی تو آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن ﷺ نے ان سے فرمایا:

''اللہ کی قسم! اگر یہ لوگ میرے دائیں ہاتھ پر سورج اور بائیں ہاتھ پر چاند رکھ دیں، پھر بھی میں اپنا کام جاری رکھوں گا۔''

4۔ پردہ پوشی کے حوالے سے دورِ حاضر میں میڈیا کی کیا ذمہ داری ہے؟ 091004066

جواب: دورِ حاضر کے جدید میڈیا پر عموماً پردہ پوشی کا خیال نہیں رکھا جاتا۔ جو چیز انسان دیکھتا ہے اس کو بغیر تحقیق کے اور پردہ پوشی کی تعلیمات نظر انداز کرتے ہوئے فوراً دوسرے لوگوں اور گروپوں میں پہنچانا اپنا فرض سمجھتا ہے۔ اس طرح وہ دو طرح کے گناہوں میں ملوث ہو جاتا ہے۔ ایک گناہ جھوٹی خبر پھیلانے کا اور دوسرا گناہ دوسروں کے عیب اچھالنے کا۔ ایسے میں ہمارے میڈیا کو چاہیے کہ لوگوں کی پردہ پوشی کا خیال رکھے اور غیر ذمہ دارانہ خبر سے اجتناب کرے۔ موبائل اور باہمی رابطہ کے جدید ذرائع کے استعمال پر پردہ پوشی کا خیال رکھنا انتہائی ضروری ہے تا کہ یہ چیزیں ہمارے لیے رحمت بنیں نہ کہ زحمت۔

اضافی مختصر سوالات

5۔ شکر و قناعت کا معنی و مفہوم لکھیں۔ 091004067

جواب: شکر کا لغوی معنی احسان ماننا، قدر پہچاننا اور محسن کا احسان مانتے ہوئے اس کا صلہ ادا کرنا ہے۔ قناعت کا معنی قسمت پر راضی رہنا ہے۔ اصطلاحی معنی میں قناعت سے مراد یہ ہے کہ انسان کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو رزق دیا جا رہا ہے اس پر اس کا نفس راضی رہے۔

6۔ شکر و قناعت اختیار نہ کرنے کے نقصانات لکھیں۔ 091004068

جواب: اگر انسان شکر اور قناعت نہ کرے تو ہمہ وقت حصول دولت اور وسائل کے لیے کوشاں رہتا ہے جو اس کا دلی اطمینان چھین لیتا ہے اور روز بروز اس کی صحت خرابی کی طرف مائل ہوتی جاتی ہے اور راحت و سکون اس کی زندگی سے نکل جاتا ہے۔

7۔ حدیثِ مبارک کے مطابق نعمت کے حصول پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنے والے کے لیے کیا اجر ہے؟ 091004069

جواب: ''کھانا کھا کر اللہ کا شکر ادا کرنے والا (اجر و ثواب میں) صبر کرنے والے روزہ دار کے برابر ہے'' (جامع ترمذی: 2486)

8۔ لوگوں کا شکر ادا کرنے کی اہمیت پر ایک حدیث مبارک لکھیں۔ 091004070

جواب: ہمیں چاہیے کہ ہم اپنے خالق و مالک کا شکر ادا کرنے کے ساتھ ساتھ اپنے محسن اور خیر خواہ دوستوں اور رشتہ داروں کا بھی شکر ادا کریں، کیوں کہ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن ﷺ نے فرمایا:

''جس نے لوگوں کا شکر ادا نہیں کیا، اس نے اللہ کا بھی شکر ادا نہیں کیا'' (جامع ترمذی: 1955)

9۔ شکر و قناعت کے بارے میں آیت مع ترجمہ لکھیے۔ 091004071

جواب: لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَاَزِيْدَنَّكُمْ (سورۃ ابراہیم: 7)

ترجمہ: اگر تم شکر کرو گے تو یقیناً میں تمھیں اور زیادہ عطا فرماؤں گا۔

10۔ شکر و قناعت کے بارے میں حدیث نبوی ﷺ کا ترجمہ لکھیے۔ 091004072

جواب: نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن ﷺ کا فرمان ہے کہ وہ انسان کامیاب و بامراد ہو گیا جو مسلمان ہو گیا اور اسے گزر بسر کے بقدر روزی ملی اور اللہ نے اسے جو دیا، اس پر قناعت کی توفیق بخشی۔ (صحیح مسلم: 1054)

11۔ شکر و قناعت کیسے اوصاف ہیں؟ حدیث کا ترجمہ لکھیے۔ 091004073

جواب: شکر اور قناعت دو ایسے عظیم اوصاف ہیں، جن سے متصف ہو کر انسان اپنے پروردگار کے قریب ہو سکتا ہے اور خوشی سے زندگی گزار سکتا ہے۔

نبی کریم خاتم النّبیّٖن ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''جس شخص کو کوئی چیز ملے اور وہ اس کا تذکرہ کرے تو اس نے اس کا شکر ادا کر دیا اور جس نے اسے چھپایا تو اس نے ناشکری کی''۔

12۔ انسان کو اللہ تعالیٰ نے کون کون سی نعمتیں عطا فرمائی ہیں؟ 091004074

جواب: انسان کو اللہ تعالیٰ نے بے شمار نعمتوں سے نوازا ہے۔ انسان کو ملنے والی ہر نعمت صرف اللہ تعالیٰ کی عطا ہے اور اسے چاہیے کہ وہ دنیا کی نعمتوں پر غور و فکر کرتا رہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں انسان اور مسلمان بنایا، اس نے ہمیں زندہ رہنے کے لیے بے شمار نعمتیں عطا فرمائی ہیں، جیسے ہوا، پانی، روشنی اور غذا وغیرہ۔ شکر گزار بننے سے نعمتوں میں اضافہ ہوتا ہے۔

13۔ عملی زندگی میں شکر گزار بننے کا کیا طریقہ ہے؟ 091004075

جواب: عملی زندگی میں شکر گزار بننے کا طریقہ یہ ہے کہ انسان مال، حسن و جمال، رزق اور دیگر نعمتوں میں اپنے سے کم تر درجے والے کو دیکھے، تاکہ اسے احساس ہو کہ مجھے میرے ربّ نے زیادہ عطا کیا ہے۔ یہی جذبات اس کو شکر کی طرف لے آتے ہیں، شکر و قناعت سے ہی عبادت میں سکون ملتا ہے، ورنہ انسان لامحدود اور پرتعیش سامانِ زندگی کے پیچھے دوڑ دوڑ کر خود کو تھکا دیتا ہے۔

14۔ انسانوں کے شکر کا بہترین طریقہ کیا ہے؟ حدیث کی روشنی میں بیان کریں۔ 091004076

جواب: انسانوں کے شکر کا بہترین طریقہ ان کی نیکی اور بھلائی کے جواب میں جَزَاکَ اللّٰہُ خَیْرًا کہنا ہے:

نبی کریم خاتم النّبیّٖن ﷺ نے فرمایا:

''جس شخص کے ساتھ کوئی بھلائی کی گئی اور اس نے بھلائی کرنے والے سے جزاک اللّٰہ خیرًا (اللہ تعالیٰ تم کو بہتر بدلہ دے) کہا، اس نے اس کی پوری پوری تعریف کر دی۔ (جامع ترمذی:2035)

15۔ امانت داری سے کیا مراد ہے؟ 091004077

جواب: امانت و دیانت سے مراد کسی بھی شے اور کام کو اس کے درست تقاضوں کے مطابق انجام دینا ہے۔

16۔ قرآنِ مجید کی آیت کریمہ کی روشنی میں امانت کی اہمیت بیان کریں۔ 091004078

جواب: ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُکُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمٰنٰتِ اِلٰٓی اَھْلِھَا ۙ (سورۃ النساء:58)

''بے شک اللہ تمھیں حکم دیتا ہے کہ امانتیں ان کے حق داروں کے سپرد کرو۔

17۔ حضرت ابوسفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہرقل کے دربار میں کیا جواب دیا؟ 091004079

جواب: ایک مرتبہ ہرقل (روم کے بادشاہ) نے ابوسفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ (جو ابھی دائرہ اسلام میں داخل نہیں ہوئے تھے) سے سوال کیا کہ مکہ مکرمہ میں جو شخص نبوت کے دعوے دار ہیں وہ تمھیں کس چیز کا حکم دیتے ہیں؟ تو ابوسفیان نے گواہی دی کہ وہ نماز، سچائی، پاک دامنی، ایفائے عہد اور امانت ادا کرنے کا حکم دیتے ہیں، ہرقل نے کہا کہ یہ باتیں نبی ہی کی صفات ہو سکتی ہیں۔ (صحیح بخاری:2681)

18۔ امانتوں کی ادائی کے سلسلہ میں افرادِ معاشرہ کی ذمہ داریاں کیا ہیں؟ 091004080

جواب: امانتوں کی ادائی کا سلسلہ حکمران وقت سے شروع ہو کر ایک خادم تک آتا ہے، حکمران اپنے فرائض ادا کریں، رعایا کی جان و مال اور

www.ilmkidunya.com

عزت کی حفاظت کریں، عدل قائم کریں اور عہدہ و منصب، اہل لوگوں کے سپرد کریں، علما، دین حق لوگوں کو پہنچانے کی امانت ادا کریں، مال دار اور اغنیا اپنے اموال میں سے غربا و مساکین کی معاونت کا فریضہ ادا کریں، لوگ دفاتر میں اپنے اوقات کی پابندی کریں، یہ سب امانت و دیانت کی صورتیں ہیں۔

19۔ امانت و دیانت کے تعلق کی وسعت بیان کیجیے۔ 091004081

جواب: امانت و دیانت کا تعلق صرف مال سے نہیں ہے، بلکہ اسلام میں اس کا تصور نہایت وسیع ہے اور امانت و دیانت کا تعلق زندگی کے ہر شعبے سے ہے۔ سب سے بڑی امانت داری خالق کائنات سے انسانوں کا وہ عہد ہے جس کی پاس داری کے لیے انسان کو دنیا میں بھیجا گیا ہے، باقی تمام امانتیں اسی بنیادی تصور سے وابستہ ہیں۔ حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائی بھی ان میں داخل ہیں۔

20۔ امانت و دیانت کے بارے میں ارشاد نبوی خَاتَمُ النَّبِيّٖن ﷺ تحریر کریں۔ 091004082

جواب: نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيّٖن ﷺ نے فرمایا:

لَا اِیْمَانَ لِمَنْ لَّا اَمَانَةَ لَهٗ (مسند احمد 5140)

''اس شخص کا کوئی ایمان نہیں جو امانت پوری نہیں کرتا۔''

21۔ حدیث کی روشنی میں امانت کا کیا تقاضا ہے؟ 091004083

جواب: نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيّٖن ﷺ کا ارشاد ہے:

''امانت کا تقاضا یہ ہے کہ جس کی امانت ہے، اس کو ادا کر دی جائے اور جو خیانت کرے، اس کے ساتھ بھی خیانت نہ کی جائے۔''

(جامع ترمذی 1264)

22۔ سیرت النبی خَاتَمُ النَّبِيّٖن ﷺ سے امانت و دیانت کی ایک مثال یا واقعہ تحریر کریں۔ 091004084

جواب: نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيّٖن ﷺ امانت داری کا پیکر تھے، اس لیے کافر اور مشرک بھی آپ خَاتَمُ النَّبِيّٖن ﷺ کو صادق اور امین کہ کر پکارتے تھے۔ ہجرتِ مدینہ کی رات تک اہل مکہ کی امانتیں آپ خَاتَمُ النَّبِيّٖن ﷺ کے پاس تھیں جو آپ خَاتَمُ النَّبِيّٖن ﷺ نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حوالے کیں اور مدینہ منورہ کی طرف ہجرت فرمائی۔

23۔ اپنے جسم کو جان بوجھ کر نقصان پہنچانا کیوں حرام ہے؟ 091004085

جواب: انسان کی زندگی ایک بہت بڑی امانت ہے، اسی وجہ سے اپنی زندگی کو بھی ختم کرنے کا اختیار انسان کے پاس نہیں ہے۔ اپنے جسم کو جان بوجھ کر کسی قسم کا نقصان پہنچانا حرام ہے۔

24۔ امانت و دیانت کی وسعت بیان کیجیے۔ 091004086

جواب: اسلام میں ہر شخص کو اس کے دائرہ کار میں امانتیں سونپی گئی ہیں۔ خواہ وہ خاندان کا سربراہ ہو، شوہر ہو، غرض سب سے ان کی امانتوں سے متعلق پوچھا جائے گا۔ کسی کے راز کو افشا نہ کرنا بھی امانت داری ہے۔ مشورہ بھی امانت ہوتا ہے، لہٰذا ہمیشہ کسی کو اچھا مشورہ دینا چاہیے اگر کوئی شخص کسی کے پاس کوئی چیز امانت رکھواتا ہے تو امین اس امانت کو استعمال نہیں کر سکتا۔ مجلس میں جو بات کہی جائے، وہ اس مجلس کی امانت ہے۔ اہل مجلس کی اجازت کے بغیر مجلس کی باتوں کو دوسروں سے بیان کرنا اور پھیلانا جائز نہیں۔

25۔ مجالس میں کی جانے والی گفت گو کے بارے میں ارشادِ رسول اکرم خَاتَمُ النَّبِيّٖن ﷺ تحریر کیجیے۔ 091004087

جواب: رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيّٖن ﷺ نے فرمایا:

جب کوئی شخص کسی سے کوئی بات کہے، پھر وہ چلا جائے، تو وہ بات سننے والے کے نزدیک امانت ہے کہ وہ اس کی حفاظت کرے، کسی کے سامنے وہ بات اس کی اجازت اور مرضی کے بغیر بیان نہ کرے، اگر بیان کر دے تو خیانت ہوگی۔ (جامع ترمذی:1909)

26۔ دنیا اور آخرت میں کام یابی کا کیا نسخہ ہے؟ 091004088

جواب: ہمیں چاہیے کہ ہم اسلامی تعلیمات کی روشنی میں امانت و دیانت کو اپنائیں، تا کہ ہمارا معاشرہ ایک اسلامی اور فلاحی معاشرہ بن سکے اور ہم دنیا و آخرت میں کام یابی حاصل کر سکیں۔

27۔ اِخلاص کا مفہوم بیان کریں۔ 091004089

جواب: اِخلاص کا معنیٰ ہے: خالص بنانا، صاف کرنا، اِخلاص سے مراد ہر عمل کا اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے ہونا ہے۔ قرآنِ مجید میں اہلِ ایمان کو حکم دیا گیا ہے کہ ان کا ہر عمل اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے ہونا چاہیے۔

28۔ تقویٰ کے مفہوم پر روشنی ڈالیں۔ 091004090

جواب: تقویٰ کا لفظی معنیٰ ہے: ڈرنا، پرہیز گاری اختیار کرنا۔ تقویٰ انسان کے دل کی اس کیفیت کا نام ہے جو اللہ تعالیٰ کے ڈر کی وجہ سے اسے نیکی پر آمادہ کرتی ہے اور گناہ سے روکتی ہے۔

29۔ اِخلاص و تقویٰ کے بارے میں ایک قرآنی آیت مبارکہ کا ترجمہ لکھیں۔ 091004091

جواب: ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ترجمہ: اور انھیں یہی حکم دیا گیا تھا کہ صرف اللہ کی عبادت کریں اس کے لیے دین کو خالص کرتے ہوئے بالکل یک سُو ہو کر۔ (سورۃ البینۃ:5)

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ ط (سورۃ الحجرات:13)

ترجمہ: بے شک اللہ کے نزدیک تم میں زیادہ عزت والا وہ ہے جو تم میں زیادہ پرہیز گار ہو۔

30۔ اخلاص و تقویٰ کے بارے میں ایک حدیث مبارکہ کا ترجمہ لکھیں۔ 091004092

جواب: نبی کریم خاتم النّبیّین ﷺ کا ارشاد ہے:

اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ (صحیح بخاری:1) ترجمہ: تمام اعمال کا دار و مدار نیتوں پر ہے۔

حضور خاتم النّبیّین ﷺ نے تقویٰ کا اصل مقام دل کو قرار دیا۔

31۔ نیکی کی قبولیت کی پہلی شرط کیا ہے؟ 091004093

جواب: نیکی کی قبولیت کی پہلی شرط اخلاص یعنی اس نیکی کا اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے ہونا ہے۔ نیت کی درستی اتنی اہم چیز ہے کہ اس کے بغیر انسان کا کوئی عمل بارگاہِ الٰہی میں قبول نہیں ہو سکتا۔ اللہ تعالیٰ ہم سے چاہتا ہے کہ ہم جو کام بھی کریں اسی کی رضا کے لیے کریں۔

32۔ تقویٰ کی اہمیت مختصر تحریر کریں۔ 091004094

جواب: اگر دل میں تقویٰ ہے تو انسان کے اعمال بھی درست ہوں گے اور اگر دل تقویٰ کی دولت سے محروم ہے تو اعمال بھی بگاڑ کا شکار ہو جائیں گے۔ جب انسان میں تقویٰ پیدا ہوتا ہے تو اس کا لازمی نتیجہ اخلاصِ نیت کی صورت میں نکلتا ہے۔

33۔ نبی کریم خاتم النّبیّین ﷺ کے تقویٰ کا کیا عالم تھا؟ سیرت طیبہ کی روشنی میں مختصر وضاحت کریں۔ 91004095

جواب: نبی کریم خاتم النّبیّین ﷺ کے تقویٰ کا یہ عالم تھا کہ آپ خاتم النّبیّین ﷺ بعض اوقات اتنی عبادت کرتے تھے کہ پاؤں

مبارک میں ورم آجاتا۔ آپ خَاتَمَ النَّبِیّٖنَ ﷺ ہر نماز کے بعد استغفار فرماتے تھے اور دن میں کئی مرتبہ اللہ تعالیٰ سے مغفرت کی دعا فرماتے تھے، حالاں کہ آپ خَاتَمَ النَّبِیّٖنَ ﷺ معصوم عن الخطا تھے۔

091004096

34۔ نبی کریم خَاتَمَ النَّبِیّٖنَ ﷺ کے حسنِ سلوک کے بارے میں ایک واقعہ تحریر کریں۔

جواب: ایک غزوے کے موقع پر آپ خَاتَمَ النَّبِیّٖنَ ﷺ ایک جگہ دوپہر کے وقت ایک درخت کے سائے میں آرام فرما رہے تھے کہ اتنے میں ایک دشمن ادھر آنکلا، آپ خَاتَمَ النَّبِیّٖنَ ﷺ کی تلوار درخت سے لٹکی ہوئی تھی، اس نے تلوار پر قبضہ کر لیا اور نبی کریم خَاتَمَ النَّبِیّٖنَ ﷺ کو جگایا اور آپ خَاتَمَ النَّبِیّٖنَ ﷺ سے کہا کہ اب تمھیں کون بچا سکتا ہے؟ نبی کریم خَاتَمَ النَّبِیّٖنَ ﷺ نے اطمینان سے جواب دیا کہ مجھے بچانے والا اللہ ہے۔ یہ جواب آپ خَاتَمَ النَّبِیّٖنَ ﷺ نے اس اعتماد اور بھروسے کے ساتھ دیا کہ دشمن پر لرزہ طاری ہو گیا۔ اس حالت میں تلوار اس کے ہاتھ سے گر پڑی، اب تلوار نبی کریم خَاتَمَ النَّبِیّٖنَ ﷺ کے ہاتھ میں تھی، آپ خَاتَمَ النَّبِیّٖنَ ﷺ نے تلوار اٹھا کر فرمایا کہ تمھیں اب کون بچا سکتا ہے؟ اس شخص کے پاس کوئی جواب نہیں تھا، آپ نے اسے معاف کر دیا۔ اس شخص نے نبی کریم خَاتَمَ النَّبِیّٖنَ ﷺ کے حسنِ سلوک کو دیکھ کر اسلام قبول کر لیا۔

091004097

35۔ حضور خَاتَمَ النَّبِیّٖنَ ﷺ کا امتی ہونے کی حیثیت سے ہماری کیا ذمہ داری ہے؟

جواب: حضور خَاتَمَ النَّبِیّٖنَ ﷺ کا امتی ہونے کی حیثیت سے ہماری ذمہ داری ہے کہ ہم بھی اپنے اندر اخلاص وتقویٰ کی خوبیاں پیدا کریں۔ ہر عمل خالص اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے کریں۔

091004098

36۔ اخلاص وتقویٰ اختیار کرنے کے چند ثمرات لکھیے۔

جواب: اخلاص وتقویٰ اختیار کرنے سے اَعمال قبول بھی ہوں گے اور اُن کی لذت میں بھی اضافہ ہوگا۔ جب انسان نیکی کا عمل اِخلاص کے ساتھ اور تقویٰ کی صفت اختیار کر کے کرتا ہے تو اُس کے لیے نیکی کرنا آسان ہو جاتا ہے۔

091004099

37۔ ریاکاری یا دکھاوے کی نیکی کے چند اثرات لکھیے۔

جواب: جب کوئی نیکی لوگوں کو دکھانے کے لیے کی جاتی ہے تو وہ مشکل لگتی ہے، اُس کی لذّت ختم ہو جاتی ہے۔ جو لوگوں کو دکھانے کے لیے نیکی کرتا ہے تو ایک دن لوگوں کے سامنے بھی اس کی حقیقت آشکار ہو جائے گی اور وہ آخرت میں بھی ذلیل ورسوا ہوگا۔

091004100

38۔ نبی اکرم خَاتَمَ النَّبِیّٖنَ ﷺ کثرت سے استغفار کیوں فرمایا کرتے تھے؟

جواب: اللہ تعالیٰ نے قرآنِ مجید میں آپ خَاتَمَ النَّبِیّٖنَ ﷺ کی مغفرت کا اعلان فرما رکھا ہے۔ آپ خَاتَمَ النَّبِیّٖنَ ﷺ کا یہ استغفار فرمانا دراصل اپنی امت کی تعلیم کے لیے تھا۔

091004101

39۔ پردہ پوشی کا مفہوم بیان کریں۔

جواب: پردہ پوشی کا معنی ہے کسی کے عیبوں پر پردہ ڈالنا۔ پردہ پوشی کے لیے ستر پوشی کا لفظ بھی استعمال ہوتا ہے۔ پردہ پوشی صرف دوسرے شخص کے عیب کی ہی نہیں ہوتی بلکہ انسان کا خود اپنے عیب چھپانا بھی پردہ پوشی میں شامل ہوتا ہے۔

091004102

40۔ پردہ پوشی کے بارے میں ایک قرآنی آیت مبارکہ کا ترجمہ لکھیں۔

جواب: اللہ تعالیٰ نے قرآنِ مجید میں لوگوں کے عیب تلاش کرنے سے منع فرمایا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَلَا تَجَسَّسُوْا ترجمہ: اور نہ (کسی کے متعلق) جاسوسی کرو۔ (سورۃ الحجرات: 12)

41- پردہ پوشی کے بارے میں ایک حدیث مبارک کا ترجمہ لکھیں۔
091004103
جواب: نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے دوسروں کے عیبوں پر پردہ ڈالنے کو بہت بڑی نیکی قرار دیا ہے۔آپ خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا:

جو شخص کسی مسلمان کے عیب چھپائے، اللہ قیامت کے دن اس کے عیب چھپائے گا۔ (صحیح بخاری: 2442)

42- حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پردہ پوشی کا حکم کیسے پورا کیا؟
091004104
جواب: حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ایک بوڑھے شخص کے بارے میں معلوم ہوا کہ وہ شراب پیتا ہے۔آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کا یہ عیب کسی کو نہ بتایا۔ پھر کچھ عرصے بعد وہ شخص آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا، اس نے بتایا کہ میں اس عمل سے توبہ کر چکا ہوں اور شراب چھوڑ دی ہے۔

43- اگر کوئی شخص برائی کو دیکھے تو اُسے کیا کرنا چاہیے؟
091004105
جواب: اگر کسی نے کسی دوسرے شخص کا کوئی برا کام دیکھ ہی لیا ہے تو اسے خاموش رہنا چاہیے اور دوسروں تک پہنچانے سے گریز کرنا چاہیے لیکن اگر وہ ایسا اجتماعی جرم ہے جس سے معاشرے کے افراد کا انفرادی یا اجتماعی نقصان ہو رہا ہو تو اجتماعی مفاد کا خیال رکھتے ہوئے متعلقہ لوگوں کو آگاہ کر دینے کو بھی اسلام قدر اور تحسین کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔

44- اپنے گناہوں کی تشہیر کرنے والے کے بارے میں حدیث نبوی ﷺ تحریر کریں۔
091004106
جواب: نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”میری تمام امت کو (گناہوں پر) معافی ملے گی سوائے ان لوگوں کے جو (اپنے گناہوں کا) اعلان کرنے والے ہیں کہ بندہ رات کو ایک کام کرے، پھر صبح ہو تو اللہ نے اس کا پردہ رکھا ہو اور وہ خود کہے کہ اے فلاں! میں نے پچھلی رات ایسا ایسا کام کیا، حالاں کہ اس نے رات گزار دی، اس کے رب نے اس پر پردہ ڈالے رکھا اور وہ صبح کرتا ہے تو اپنے رب کا ڈالا ہوا پردہ اتار دیتا ہے“۔ (صحیح بخاری 6069)

45- نبی کریم خاتم النبیین ﷺ لوگوں کی اصلاح کیسے فرماتے تھے؟
091004107
جواب: نبی کریم خاتم النبیین ﷺ جب لوگوں کی اصلاح فرماتے تو دوسرے شخص کا نام لیے بغیر اشارے سے بات فرما دیتے تھے۔بعض اوقات فرماتے کہ لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ اس طرح کہتے ہیں اور اس، اس طرح کرتے ہیں۔لوگ اتنی بات سے ہی اپنی اصلاح کر لیتے تھے۔

46- مسلمانوں کے عیب تلاش کرنے والے کے بارے میں نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے کیا ارشاد فرمایا؟
091004108
جواب: ایک مرتبہ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ منبر پر تشریف لائے بلند آواز سے لوگوں کو پکارا اور ارشاد فرمایا:

مسلمانوں کو تکلیف مت دو، ان کو عار مت دلاؤ اور ان کے عیب تلاش نہ کرو، اس لیے کہ جو شخص اپنے مسلمان بھائی کے عیب تلاش کرتا ہے اللہ اس کے عیب تلاش کرتا ہے اور اللہ جس کے عیب تلاش کرتا ہے اسے رُسوا اور ذلیل کر دیتا ہے۔ (جامع ترمذی: 2032)

47- پردہ پوشی اختیار نہ کرنے کے نقصانات لکھیے۔
091004109
جواب: پردہ پوشی اختیار نہ کرنے کے بہت سے دُنیوی اور اخروی نقصانات ہیں۔اس سے معاشرے میں بے چینی بڑھتی ہے۔نفرت بڑھنے کے ساتھ ساتھ دشمنی کی فضا پروان چڑھتی ہے۔

48- پردہ پوشی کرنے کے کیا ثمرات ہیں؟
091004110
جواب: اگر دوسروں کے عیبوں کی پردہ پوشی کی جائے تو باہمی یقین اور تعاون کے جذبات فروغ پاتے ہیں۔ جب برائی کی باتوں اور عیبوں

www.ilmkidunya.com

کو اچھالا جائے تو برائیاں پھیلتی ہیں اور جب برائیوں کے تذکرے مٹ جائیں تو برائیاں بھی مٹ جاتی ہیں۔

49۔ معاشرے کو امن وسلامتی کا گہوارہ بنانے کے لیے ہمیں کیا کرنا چاہیے؟ 091004111

جواب: جب اللہ تعالیٰ ہمارے گناہوں کی پردہ پوشی فرما کر ہمیں معاف کر دیتا ہے تو ہمیں بھی چاہیے کہ ہم دوسروں کے گناہوں اور عیبوں پر پردہ ڈالیں اور معاف کر دیں تا کہ معاشرہ امن وسلامتی کا گہوارہ بن سکے اور باہمی اخوت ومحبت کے جذبات پروان چڑھ سکیں۔

50۔ پردہ پوشی کے بارے میں اسلام ہمیں کیا تعلیم دیتا ہے؟ 091004112

جواب: دین اسلام ہمیں یہ تعلیم دیتا ہے کہ ہم کسی کے عیب جاننے کی کوشش نہ کریں۔ اگر ہمیں کسی کا عیب معلوم ہو جائے تو اسے چھپانے کی کوشش کریں، نہ اس شخص کو طعنہ دیں اور نہ اس پر طنز کریں۔

51۔ موبائل اور باہمی رابطہ کے جدید ذرائع پر پردہ پوشی کی کیا اہمیت ہے؟ 091004113

جواب: موبائل اور باہمی رابطہ کے جدید ذرائع پر پردہ پوشی کا خیال رکھنا انتہائی ضروری ہے تا کہ یہ چیزیں ہمارے لیے رحمت بنی رہیں، زحمت نہ بنیں۔

مشقی تفصیلی سوال

سوال نمبر ۳۔ تفصیلی جواب دیں۔

1۔ درج ذیل پر تفصیلی نوٹ لکھیں۔ 091004114

☆ شکر وقناعت ☆ امانت و دیانت

☆ اخلاص وتقویٰ ☆ پردہ پوشی

شکر وقناعت

شکر وقناعت کا معنیٰ ومفہوم

شکر کا لغوی معنی احسان ماننا، قدر پہچاننا اور محسن کا احسان مانتے ہوئے اس کا صلہ ادا کرنا ہے۔ قناعت کا معنی قسمت پر راضی رہنا ہے۔ اصطلاحی معنی میں قناعت سے مراد یہ ہے کہ انسان کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو رزق دیا جا رہا ہے اس پر اس کا نفس راضی رہے۔

قرآن وسنت کی روشنی میں

ارشاد باری تعالیٰ ہے: لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَاَزِيْدَنَّكُمْ (سورۃ ابراھیم:7)

ترجمہ: اگر تم شکر کرو گے تو یقیناً میں تمھیں اور زیادہ عطا فرماؤں گا۔

احادیث نبوی خاتم النبیین ﷺ کی روشنی میں

نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کا فرمان ہے کہ وہ انسان کامیاب و بامراد ہو گیا جو مسلمان ہو گیا اور اسے گزر بسر کے بقدر روزی ملی اور اللہ نے اسے جو دیا، اس پر قناعت کی توفیق بخشی۔ (صحیح مسلم 1054)

نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"جس شخص کو کوئی چیز ملے اور وہ اس کا تذکرہ کرے تو اس نے اس کا شکر ادا کر دیا اور جس نے اسے چھپایا تو اس نے ناشکری کی۔"

(سنن ابی داؤد 4814)

ایک دوسرے مقام پر شکر کے اجر کے متعلق نبی کریم خَاتَم النَّبِیّیِن ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''کھانا کھا کر اللہ کا شکر ادا کرنے والا (اجر و ثواب میں) صبر کرنے والے روزہ دار کے برابر ہے'' (جامع ترمذی 2486)

شکر و قناعت کی وسعت

قناعت کا مطلب ہرگز یہ نہیں ہے کہ انسان اسباب کی تلاش ہی چھوڑ دے، بلکہ کوشش کرتا رہے اور محنت کے بعد جو مل جائے، اس پر راضی رہے۔ شکر اور قناعت دو ایسے عظیم اوصاف ہیں، جن سے متصف ہو کر انسان اپنے پروردگار کے قریب ہو سکتا ہے اور خوشی سے زندگی گزار سکتا ہے۔

شکر و قناعت کی اہمیت

اگر انسان شکر اور قناعت نہ کرے تو ہمہ وقت حصول دولت اور وسائل کے لیے کوشاں رہتا ہے جو اس کا دلی اطمینان چھین لیتا ہے اور روز بروز اس کی صحت خرابی کی طرف مائل ہوتی جاتی ہے اور راحت و سکون اس کی زندگی سے نکل جاتا ہے۔

نبی کریم خَاتَم النَّبِیّیِن ﷺ کی سیرتِ طیبہ سے شکر اور قناعت

آپ خَاتَم النَّبِیّیِن ﷺ شکر گزاری کا عملی پیکر تھے۔ نبی کریم خَاتَم النَّبِیّیِن ﷺ کی سیرتِ طیبہ سے شکر اور قناعت کی مختلف صورتوں اور طریقوں کی جھلک نظر آتی ہے۔ آپ خَاتَم النَّبِیّیِن ﷺ کو جب بھی کوئی نعمت حاصل ہوتی تو آپ فوراً اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہہ کر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے۔

اللہ تعالیٰ کی بے شمار نعمتیں

انسان کو اللہ تعالیٰ نے بے شمار نعمتوں سے نوازا ہے۔ انسان کو ملنے والی ہر نعمت صرف اللہ تعالیٰ کی عطا ہے اور اسے چاہیے کہ وہ دنیا کی نعمتوں پر غور و فکر کرتا رہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں انسان اور مسلمان بنایا، اس نے ہمیں زندہ رہنے کے لیے بے شمار نعمتیں عطا فرمائی ہیں، جیسے ہوا، پانی، روشنی اور غذا وغیرہ۔ شکر گزار بننے سے نعمتوں میں اضافہ ہوتا ہے۔

عملی زندگی میں شکر گزار بننے کا طریقہ

عملی زندگی میں شکر گزار بننے کا طریقہ یہ ہے کہ انسان مال، حسن و جمال، رزق اور دیگر نعمتوں میں اپنے سے کم تر درجے والے کو دیکھے، تاکہ اسے احساس ہو کہ مجھے میرے ربّ نے زیادہ عطا کیا ہے۔ یہی جذبات اس کو شکر کی طرف لے آتے ہیں، شکر و قناعت سے ہی عبادت میں سکون ملتا ہے، ورنہ انسان لامحدود اور پر تعیش سامانِ زندگی کے پیچھے دوڑ دوڑ کر خود کو تھکا دیتا ہے۔

انسانوں کے شکر کا بہترین طریقہ

انسانوں کے شکر کا بہترین طریقہ ان کی نیکی اور بھلائی کے جواب میں جَزَاکَ اللّٰہُ خَیْرًا کہنا ہے:

نبی کریم خَاتَم النَّبِیّیِن ﷺ نے فرمایا:

''جس شخص کے ساتھ کوئی بھلائی کی گئی اور اس نے بھلائی کرنے والے سے جَزَاکَ اللّٰہُ خَیْرًا (اللہ تعالیٰ تم کو بہتر بدلہ دے) کہا، اس نے اس کی پوری پوری تعریف کر دی۔ (جامع ترمذی 2035)

حاصل کلام

ہمیں چاہیے کہ ہم اپنے خالق و مالک کا شکر ادا کرنے کے ساتھ ساتھ اپنے محسن اور خیر خواہ دوستوں اور رشتہ داروں کا بھی شکر ادا

کیوں کہ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا:

"جس نے لوگوں کا شکر ادا نہیں کیا، اس نے اللہ کا بھی شکر ادا نہیں کیا" (جامع ترمذی:1955)

امانت و دیانت

امانت و دیانت کا مفہوم

امانت و دیانت سے مراد کسی بھی شے اور کام کو اس کے درست تقاضوں کے مطابق انجام دینا ہے۔ امانت و دیانت کا تعلق صرف ... نہیں ہے، بلکہ اسلام میں اس کا تصور نہایت وسیع ہے اور امانت و دیانت کا تعلق زندگی کے ہر شعبے سے ہے۔

سب سے بڑی امانت داری

سب سے بڑی امانت داری خالق کائنات سے انسانوں کا وہ عہد ہے جس کی پاس داری کے لیے انسان کو دنیا میں بھیجا گیا ہے، باقی ... اسی بنیادی تصور سے وابستہ ہیں۔ حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائی بھی ان میں داخل ہیں۔

امانت و دیانت کی اہمیت قرآن مجید کی روشنی میں

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُكُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمٰنٰتِ اِلٰٓى اَهْلِهَا ۙ (سورۃ النساء:58)

"بے شک اللہ تمھیں حکم دیتا ہے کہ امانتیں ان کے حق داروں کے سپرد کرو۔"

احادیث نبویہ ﷺ کی روشنی میں:

نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا:

لَا اِيْمَانَ لِمَنْ لَّا اَمَانَةَ لَهٗ (مسند احمد:5140)

"اس شخص کا کوئی ایمان نہیں جو امانت پوری نہیں کرتا۔"

امانت کا وسیع مفہوم اور امانتوں کی ادائی کا سلسلہ:

امانتوں کی ادائی کا سلسلہ حکمران وقت سے شروع ہو کر ایک خادم تک آتا ہے، حکمران اپنے فرائض ادا کریں، رعایا کی جان و مال کی حفاظت کریں، عدل قائم کریں اور عہدہ و منصب، اہل لوگوں کے سپرد کریں، علما، دین حق لوگوں کو پہنچانے کی امانت ادا کریں، مال دار اغنیا اپنے اموال میں سے غربا و مساکین کی معاونت کا فریضہ ادا کریں، لوگ دفاتر میں اپنے اوقات کی پابندی کریں، یہ سب امانت و دیانت کی صورتیں ہیں۔

امانت کا تقاضا

نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کا ارشاد ہے:

"امانت کا تقاضا یہ ہے کہ جس کی امانت ہے، اس کو ادا کر دی جائے اور جو خیانت کرے، اس کے ساتھ بھی خیانت نہ کی جائے۔"

(جامع ترمذی:1264)

سیرت النبی ﷺ کی روشنی میں

نبی کریم خاتم النبیین ﷺ امانت داری کا پیکر تھے، اس لیے کافر اور مشرک بھی آپ خاتم النبیین ﷺ کو صادق اور امین کہہ کر

پکارتے تھے۔

اہل مکہ کی امانتیں

ہجرتِ مدینہ کی رات تک اہل مکہ کی امانتیں آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن ﷺ کے پاس تھیں جو آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن ﷺ نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حوالے کیں اور مدینہ منورہ کی طرف ہجرت فرمائی۔

زندگی بطورِ امانت

انسان کی زندگی ایک بہت بڑی امانت ہے، اسی وجہ سے اپنی زندگی کو بھی ختم کرنے کا اختیار انسان کے پاس نہیں ہے۔ اپنے جسم کو جان بوجھ کر کسی قسم کا نقصان پہنچانا حرام ہے۔

ہر شخص کے دائرہ کار میں امانتیں

اسلام میں ہر شخص کو اس کے دائرہ کار میں امانتیں سونپی گئی ہیں۔ خواہ وہ خاندان کا سربراہ ہو، شوہر ہو، غرض سب سے ان کی امانتوں سے متعلق پوچھا جائے گا۔ کسی کے راز کو افشا نہ کرنا بھی امانت داری ہے۔ مشورہ بھی امانت ہوتا ہے، لہٰذا ہمیشہ کسی کو اچھا مشورہ دینا چاہیے اگر کوئی شخص کسی کے پاس کوئی چیز امانت رکھواتا ہے تو امین اس امانت کو استعمال نہیں کرسکتا۔

مجلس کی امانت

مجلس میں جو بات کہی جائے، وہ اس مجلس کی امانت ہے۔ اہل مجلس کی اجازت کے بغیر مجلس کی باتوں کو دوسروں سے بیان کرنا اور پھیلانا جائز نہیں۔

رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیّٖن ﷺ نے فرمایا

ترجمہ: جب کوئی شخص کسی سے کوئی بات کہے، پھر وہ چلا جائے، تو وہ بات سننے والے کے نزدیک امانت ہے کہ وہ اس کی حفاظت کرے، کسی کے سامنے وہ بات اس کی اجازت اور مرضی کے بغیر بیان نہ کرے، اگر بیان کردے تو خیانت ہوگی۔ (جامع ترمذی 1909)

امانت و دیانت کے فوائد و ثمرات

اگر انسان ایک دوسرے کے ساتھ امانت و دیانت والے معاملات کرتے رہیں گے تو معاشرہ پرسکون رہے گا، لوگوں میں اعتماد کی فضا بحال رہے گی، بددیانتی اور دھوکا دہی سے انسانی معاشروں میں بداعتمادی اور انتشار جیسے منفی رجحانات فروغ پاتے ہیں اور انسان کی تخلیق کے مقاصد فوت ہو جاتے ہیں اور انسان نہ صرف اشرف المخلوقات کے عظیم مرتبے سے نیچے گر جاتا ہے، بلکہ جنت جیسی دائمی نعمت سے بھی محروم ہو جاتا ہے۔

حاصل کلام

ہمیں چاہیے کہ ہم اسلامی تعلیمات کی روشنی میں امانت و دیانت کو اپنائیں، تاکہ ہمارا معاشرہ ایک اسلامی اور فلاحی معاشرہ بن سکے اور ہم دنیا و آخرت میں کامیابی حاصل کرسکیں۔

اخلاص و تقویٰ

اِخلاص کا مفہوم

اِخلاص کا معنٰی ہے: خالص بنانا، صاف کرنا، اِخلاص سے مراد ہر عمل کا اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے ہونا ہے۔ قرآن مجید میں اہل ایمان

کو حکم دیا گیا ہے کہ ان کا ہر عمل اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے ہونا چاہیے۔ نیکی کی قبولیت کی پہلی شرط اخلاص یعنی اس نیکی کا اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے ہونا ہے۔ نیت کی درستی اتنی اہم چیز ہے کہ اس کے بغیر انسان کا کوئی عمل بارگاہِ الٰہی میں قبول نہیں ہو سکتا۔ اللہ تعالیٰ ہم سے چاہتا ہے کہ ہم جو کام بھی کریں اسی کی رضا کے لیے کریں۔

اخلاص قرآن مجید کی روشنی میں

ترجمہ: اور انھیں یہی حکم دیا گیا تھا کہ صرف اللہ کی عبادت کریں اس کے لیے دین کو خالص کرتے ہوئے بالکل یک سُو ہو کر۔ (سورۃ البینۃ: 5)

حدیثِ نبوی ﷺ کی روشنی میں

اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ (صحیح بخاری: 1) ترجمہ: تمام اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے۔

تقویٰ کا مفہوم

تقویٰ کا لفظی معنیٰ ہے: ڈرنا، پرہیزگاری اختیار کرنا۔ تقویٰ انسان کے دل کی اس کیفیت کا نام ہے جو اللہ تعالیٰ کے ڈر کی وجہ سے اسے نیکی پر آمادہ کرتی ہے اور گناہ سے روکتی ہے۔

تقویٰ کی اہمیت قرآنِ مجید میں

تقویٰ کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے بے شمار مقامات پر ایمان والوں کو خطاب کر کے تقویٰ اختیار کرنے کا حکم دیا ہے۔ قرآن مجید میں عزت و شرافت کا معیار تقویٰ کو قرار دیا گیا ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ (سورۃ الحجرات: 13)

ترجمہ: بے شک اللہ کے نزدیک تم میں زیادہ عزت والا وہ ہے جو تم میں زیادہ پرہیزگار ہو۔

تقویٰ کا اصل مقام دل

حضور اکرم خاتم النّبیّین ﷺ نے تقویٰ کا اصل مقام دل کو قرار دیا۔ گویا اگر دل میں تقویٰ ہے تو انسان کے اعمال بھی درست ہوں گے اور اگر دل تقویٰ کی دولت سے محروم ہے تو اعمال بھی بگاڑ کا شکار ہو جائیں گے۔ جب انسان میں تقویٰ پیدا ہوتا ہے تو اس کا لازمی نتیجہ اخلاصِ نیت کی صورت میں نکلتا ہے۔

اخلاص و تقویٰ اور اسوۂ حسنہ

حضور اکرم خاتم النّبیّین ﷺ کی سیرتِ طیبہ ہمیں اخلاص و تقویٰ کا درس دیتی ہے۔ گویا اخلاص و تقویٰ آپ خاتم النّبیّین ﷺ کی سیرت کا نچوڑ اور خلاصہ ہے۔ آپ خاتم النّبیّین ﷺ کا ہر عمل خالص اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے اور تقویٰ پر مبنی ہوتا تھا۔ آپ خاتم النّبیّین ﷺ اللہ تعالیٰ کے معاملے میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کی پروا نہ کرتے تھے۔ اہلِ مکہ نے رسول اللہ خاتم النّبیّین ﷺ کو مال و دولت اور سرداری کی پیش کش بھی کی۔ لیکن آپ خاتم النّبیّین ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے ان تمام چیزوں کو ٹھکرا دیا تو اہلِ مکہ نے آپ خاتم النّبیّین ﷺ کے چچا حضرت ابو طالب سے کہا کہ وہ آپ خاتم النّبیّین ﷺ کو اسلام کی تبلیغ سے روکیں۔ جب آپ خاتم النّبیّین ﷺ کے چچا نے آپ خاتم النّبیّین ﷺ سے اس بارے میں بات کی تو آپ خاتم النّبیّین ﷺ نے ان سے فرمایا:

"اللہ کی قسم! اگر یہ لوگ میرے دائیں ہاتھ پر سورج اور بائیں ہاتھ پر چاند رکھ دیں، پھر بھی میں اپنا کام جاری رکھوں گا۔"

نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کے تقویٰ کا عالم

نبی کریم خاتم النبیین ﷺ اخلاص وتقویٰ اور دل جمعی کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے تھے۔ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ نماز میں رات بھر کھڑے رہے یہاں تک کہ آپ خاتم النبیین ﷺ کے دونوں پاؤں سوج گئے۔ آپ خاتم النبیین ﷺ سے عرض کیا گیا کہ اللہ تعالیٰ نے تو آپ خاتم النبیین ﷺ کی اگلی پچھلی تمام خطائیں معاف کردی ہیں۔ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا میں شکر گزار بندہ نہ بنوں؟ (صحیح بخاری: 4836)

حاصلِ کلام

اخلاص وتقویٰ اختیار کرنے سے اعمال قبول بھی ہوں گے اور اُن کی لذت میں بھی اضافہ ہوگا۔ جب انسان نیکی کا عمل اِخلاص کے ساتھ اور تقویٰ کی صفت اختیار کر کے کرتا ہے تو اُس کے لیے نیکی کرنا آسان ہو جاتا ہے۔ جب کوئی نیکی لوگوں کو دکھانے کے لیے کی جاتی ہے تو وہ مشکل لگتی ہے، اُس کی لذّت ختم ہو جاتی ہے۔ جو لوگوں کو دکھانے کے لیے نیکی کرتا ہے تو ایک دن لوگوں کے سامنے بھی اس کی حقیقت آشکار ہو جائے گی اور وہ آخرت میں بھی ذلیل ورسوا ہوگا۔

﴿پردہ پوشی﴾

پردہ پوشی کا مفہوم

پردہ پوشی کا معنیٰ ہے: کسی کے عیبوں پر پردہ ڈالنا۔ پردہ پوشی کے لیے ستر پوشی کا لفظ بھی استعمال ہوتا ہے۔

دین اسلام کی تعلیمات

دین اسلام ہمیں یہ تعلیم دیتا ہے کہ ہم کسی کے عیب جاننے کی کوشش نہ کریں۔ اگر ہمیں کسی کا عیب معلوم ہو جائے تو اسے چھپانے کی کوشش کریں، نہ اس شخص کو طعنہ دیں اور نہ اس کا مذاق اُڑائیں۔

قرآنِ مجید کی روشنی میں

اللہ تعالیٰ نے قرآنِ مجید میں لوگوں کے عیب تلاش کرنے سے منع فرمایا ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَلَا تَجَسَّسُوا ترجمہ: اور نہ (کسی کے متعلق) جاسوسی کرو۔ (سورۃ الحجرات: 12)

احادیث مبارکہ کی روشنی میں

کسی کے عیب اچھالنے اور اسے طعنہ دینے کو سخت گناہ قرار دیا گیا ہے۔ پردہ پوشی کرنا اللہ تعالیٰ کی صفت ہے۔ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے دوسروں کے عیبوں پر پردہ ڈالنے کو بہت بڑی نیکی قرار دیا ہے۔ آپ خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا:

جو شخص کسی مسلمان کے عیب چھپائے، اللہ قیامت کے دن اس کے عیب چھپائے گا۔ (صحیح بخاری: 2442)

اجتماعی مفاد کا خیال

اگر کسی نے کسی دوسرے شخص کا کوئی برا کام دیکھ ہی لیا ہے تو اسے خاموش رہنا چاہیے اور دوسروں تک پہنچانے سے گریز کرنا چاہیے لیکن اگر وہ ایسا اجتماعی جرم ہے جس سے معاشرے کے افراد کا انفرادی یا اجتماعی نقصان ہو رہا ہو تو اجتماعی مفاد کا خیال رکھتے ہوئے متعلقہ لوگوں کو آگاہ کر دینے کو بھی اسلام قدر اور تحسین کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔

معافی سے محروم

پردہ پوشی صرف دوسرے شخص کے عیب ہی کی نہیں ہوتی بلکہ انسان کا خود اپنے عیب چھپانا بھی پردہ پوشی میں شامل ہے۔ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''میری تمام امت کو (گناہوں پر) معافی ملے گی سوائے ان لوگوں کے جو (اپنے گناہوں کا) اعلان کرنے والے ہیں کہ بندہ رات کو ایک کام کرے، پھر صبح ہو تو اللہ نے اس کا پردہ رکھا ہو اور وہ خود کہے کہ اے فلاں! میں نے پچھلی رات ایسا ایسا کام کیا، حالاں کہ اس نے رات گزار دی، اس کے رب نے اس پر پردہ ڈالے رکھا اور وہ صبح کرتا ہے تو اپنے رب کا ڈالا ہوا پردہ اتار دیتا ہے''۔ (صحیح بخاری 6069)

سیرت النبی ﷺ کی روشنی میں

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن ﷺ جب لوگوں کی اصلاح فرماتے تو دوسرے شخص کا نام لیے بغیر اشارے سے بات فرما دیتے تھے۔ بعض اوقات فرماتے کہ لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ اس طرح کہتے ہیں اور اس، اس طرح کرتے ہیں۔ لوگ اتنی بات سے ہی اپنی اصلاح کر لیتے تھے۔

ایک مرتبہ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن ﷺ منبر پر تشریف لائے بلند آواز سے لوگوں کو پکارا اور ارشاد فرمایا:

مسلمانوں کو تکلیف مت دو، ان کو عار مت دلاؤ اور ان کے عیب تلاش نہ کرو، اس لیے کہ جو شخص اپنے مسلمان بھائی کے عیب تلاش کرتا ہے اللہ اس کے عیب تلاش کرتا ہے اور اللہ جس کے عیب تلاش کرتا ہے اسے رُسوا اور ذلیل کر دیتا ہے۔ (جامع ترمذی 2032)

صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا انداز اصلاح

حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ایک بوڑھے شخص کے بارے میں معلوم ہوا کہ وہ شراب پیتا ہے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کا یہ عیب کسی کو نہ بتایا۔ پھر کچھ عرصے بعد وہ شخص آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا، اس نے بتایا کہ میں اس عمل سے توبہ کر چکا ہوں اور شراب چھوڑ دی ہے۔

جدید میڈیا پر پردہ پوشی کی ضرورت

دورِ حاضر کے جدید میڈیا پر عموماً پردہ پوشی کا خیال نہیں رکھا جاتا۔ جو چیز انسان دیکھتا ہے اس کو بغیر تحقیق کے اور پردہ پوشی کی تعلیمات نظر انداز کرتے ہوئے فوراً دوسرے لوگوں اور گروپوں میں پہنچانا اپنا فرض سمجھتا ہے۔ اس طرح وہ دو طرح کے گناہوں میں ملوث ہو جاتا ہے۔ ایک گناہ جھوٹی خبر پھیلانے کا اور دوسرا گناہ دوسروں کے عیب اچھالنے کا۔ موبائل اور باہمی رابطہ کے جدید ذرائع پر پردہ پوشی کا خیال رکھنا انتہائی ضروری ہے تاکہ یہ چیزیں ہمارے لیے رحمت بنی رہیں، زحمت نہ بنیں۔

دُنیوی اور اخروی نقصانات

پردہ پوشی اختیار نہ کرنے کے بہت سے دُنیوی اور اخروی نقصانات ہیں۔ اس سے معاشرے میں بے چینی بڑھتی ہے۔ نفرت بڑھنے کے ساتھ ساتھ دشمنی کی فضا پروان چڑھتی ہے۔ اگر دوسروں کے عیبوں کی پردہ پوشی کی جائے تو باہمی یقین اور تعاون کے جذبات فروغ پاتے ہیں۔

حاصل کلام

جب اللہ تعالیٰ ہمارے گناہوں کی پردہ پوشی فرما کر ہمیں معاف کر دیتا ہے تو ہمیں بھی چاہیے کہ ہم دوسروں کے گناہوں اور عیبوں پر پردہ ڈالیں اور معاف کر دیں تاکہ معاشرہ امن و سلامتی کا گہوارہ بن سکے اور باہمی اخوت و محبت کے جذبات پروان چڑھ سکیں۔

بُری عادات سے اِجتناب

(1) تکبُّر (2) حسد

(3) جھوٹ (4) غیبت اور بُہتان

مشقی معروضی سوالات

سوال نمبرا۔ درست جواب کا انتخاب کریں۔

(1) ابلیس نے حضرت آدم علیہ السلام کو سجدہ کرنے سے انکار کیا: 091004115

(الف) تکبر کی وجہ سے (ب) مال و دولت کی وجہ سے

(ج) کثرتِ علم کی وجہ سے (د) فرشتوں کا سردار ہونے کی وجہ سے

(2) یہودی مدینہ کی نبی کریم خاتم النّبیّن ﷺ پر ایمان نہ لانے کی وجہ تھی: 091004116

(الف) حسد (ب) مال و دولت (ج) غرور (د) لاعلمی

(3) حدیث نبوی ﷺ کے مطابق منافق کی ایک نشانی یہ بھی ہے: 091004117

(الف) جھوٹ بولنا (ب) سچ بولنا (ج) کنجوسی کو (د) بغاوت کرنا

(4) قرآنِ مجید میں مردہ بھائی کا گوشت کھانے سے تشبیہ دی گئی ہے: 091004118

(الف) غیبت کو (ب) جھوٹ کو (ج) سود کو (د) تکبر کو

اضافی معروضی سوالات

(5) تکبر سے مراد ہے: 091004119

(الف) خود کو دوسروں سے افضل سمجھنا (ب) کثرت سے مال خرچ کرنا

(ج) تنہائی کو اختیار کرنا (د) دوسروں سے نفرت کرنا

(6) زمین پر اکڑ کر چلنا ایک صورت ہے: 091004120

(الف) تکبر کی (ب) عاجزی کی (ج) صلہ رحمی کی (د) رواداری کی

(7) حدیثِ مبارک کے مطابق کون سا شخص جنت میں داخل نہیں ہوگا؟ 091004121

(الف) رائی کے دانے کے برابر تکبر کرنے والا (ب) گندم کے دانے کے برابر تکبر کرنے والا

(ج) جو کے دانے کے برابر تکبر کرنے والا (د) چنے کے دانے کے برابر تکبر کرنے والا

(8) متکبر شخص محروم ہو جاتا ہے: 091004122

(الف) محنت سے (ب) مال سے (ج) نوکری سے (د) اطمینانِ قلب سے

(9) انسان کی باطنی بیماریوں میں تکبر بہت بُری اور ہے: 091004123

(الف) حقیر (ب) چھوٹی (ج) خراب (د) بڑی

www.ilmkidunya.com

(10) تکبر کی تین مختلف صورتوں میں سرفہرست خود کو شریک ٹھہرانا ہے: 091004124

(الف) مال کے ساتھ (ب) پڑوسیوں کے ساتھ (ج) اللہ کے ساتھ (د) بزرگوں کے ساتھ

(11) فرعون اور نمرود نے دعویٰ کیا: 091004125

(الف) ولی ہونے کا (ب) ربّ ہونے کا (ج) صحابی ہونے کا (د) نبی ہونے کا

(12) اہل مکہ کا مؤقف تھا کہ نبوت کسی بڑے شہر میں کسی بڑے آدمی کا حق تھا جو ہوتا: 091004126

(الف) مال دار (ب) دکان دار (ج) نیک (د) محنتی

(13) جھوٹا نہیں ہوسکتا: 091004127

(الف) صابر (ب) مومن (ج) ہم سایہ (د) بخیل

(14) انسان بُرے اخلاق کا سہارا لیتا ہے جب وہ مبتلا ہوجاتا ہے: 091004128

(الف) تکبر میں (ب) خودغرضی میں (ج) لالچ میں (د) بھوک میں

(15) انسان بُرے اخلاق کا سہارا لیتا ہے تحفظ کرنے کے لیے: 091004129

(الف) مال کا (ب) جھوٹی انا کا (ج) اولاد کا (د) حقوق کا

(16) متکبر آدمی اپنے قریب بیٹھنے والوں سے کرتا ہے: 091004130

(الف) پیار (ب) نفرت (ج) دشمنی (د) بغض

(17) ابلیس نے کس سے حسد کیا؟ 091004131

(الف) حضرت ابراہیم علیہ السلام (ب) حضرت آدم علیہ السلام

(ج) حضرت نوح علیہ السلام (د) حضرت اسماعیل علیہ السلام

(18) حسد نیکیوں کو اس طرح کھا جاتا ہے جیسے: 091004132

(الف) آگ لکڑی کو (ب) غصہ عقل کو (ج) روشنی اندھیرے کو (د) بدی نیکی کو

(19) کائنات میں سب سے پہلے قتل کی وجہ ہے: 091004133

(الف) حسد (ب) فضول خرچی (ج) کنجوسی (د) غیبت

(20) حدیث مبارک کے مطابق جن دو لوگوں سے رشک کرنا جائز ہے: 091004134

(الف) قاضی اور بادشاہ (ب) قاری اور سخی (ج) تاجر اور ملازم (د) عالم اور شاعر

(21) نبی کریم خاتم النّبیّن ﷺ ہر رات کو سونے سے پہلے اللہ کی پناہ مانگ کر سوتے تھے: 091004135

(الف) غصہ سے (ب) اندھیرے سے (ج) بدی سے (د) حسد سے

(22) جو شخص کسی مسلمان کی بُرائی چاہے وہ ہے: 091004136

(الف) گناہ گار (ب) متکبر (ج) مغرور (د) حاسد

(23) حسد کی سب سے بڑی وجہ یہ ہے کہ حاسد خود نہیں کرتا: 091004137

(الف) سخاوت (ب) دیانت (ج) عبادت (د) محنت

www.ilmkidunya.com

(24) سب سے پہلے حضرت آدم علیہ السلام سے حسد کیا: 1004138

(الف) ابلیس نے (ب) قابیل نے (ج) بی بی حوا نے (د) نمرود نے

(25) رشک کرنا نہیں ہے: 1004139

(الف) حرام (ب) جائز (ج) مستحب (د) حلال

(26) حسد کے مقابلے میں آتا ہے: 1004140

(الف) تکبر (ب) سچ (ج) رشک (د) ایمان

جوابات

نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب
1	الف	2	الف	3	الف	4	الف	5	الف	6	الف
7	الف	8	د	9	د	10	ج	11	ب	12	الف
13	ب	14	الف	15	ب	16	ب	17	ب	18	الف
19	الف	20	ب	21	د	22	د	23	د	24	الف
25	الف	26	ج								

مشقی مختصر سوالات

سوال نمبر۲۔ مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جوابات لکھیے۔

1۔ تکبر کے کوئی سے دو نقصانات بیان کریں۔ 1004141

جواب: تکبر کی وجہ سے انسان نہ صرف جھوٹ، غیبت اور خود پسندی جیسی اخلاقی برائیوں کا شکار ہو جاتا ہے بلکہ وہ اطمینان قلب جیسی عظیم نعمت سے بھی محروم ہو جاتا ہے۔

2۔ رشک اور حسد میں فرق لکھیں۔ 1004142

جواب: اگر کوئی شخص یہ سوچتا ہے کہ جو نعمت دوسرے کسی شخص کے پاس ہے، کاش میرے پاس بھی ہوتی تو اس کو رشک کرنا کہتے ہیں۔ حسد سے مراد وہ کیفیت ہے جس میں ایک انسان کسی دوسرے کے پاس اللہ تعالیٰ کی عطا کی ہوئی نعمت پر خوش نہیں ہوتا بلکہ یہ خیال کرتا ہے کہ کاش یہ نعمت اس کے پاس نہ ہوتی یا کاش دوسرے سے یہ نعمت چھین لی جائے۔ قرآن وسنت میں حسد کو پسند نہیں کیا گیا، لیکن رشک کی اجازت دی گئی ہے۔

3۔ جھوٹ کی چار مختلف صورتیں تحریر کریں۔ 1004143

جواب: جھوٹی سفارش کرنا، مذاق میں جھوٹ بولنا، کسی پر مقدمہ بنا دینا، کوئی چیز فروخت کرتے ہوئے جھوٹ بولنا، کسی کی غلط حاضری لگانا، جھوٹی درخواست دینا، جعلی میڈیکل سرٹیفکیٹ دینا، موبائل یا سوشل میڈیا کے ذریعے سے جھوٹی بات کی تشہیر کرنا اور اس طرح کی دیگر تمام چیزیں جھوٹ میں شامل ہیں۔

4۔ ''غیبت اور بہتان باہمی تعلقات کی خرابی اور معاشرتی بگاڑ کی جڑ ہیں'' وضاحت کریں۔ 1004144

جواب: غیبت اور بہتان کی وجہ سے معاشرے میں کینے اور دشمنی کو فروغ ملتا ہے، ایک دوسرے کے بارے میں نفرت پیدا ہوتی ہے۔ دوسرے

میں بہت سے لوگ غیبت کی خوف ناک آفت کی لپیٹ میں ہیں۔ اس گناہ کی وجہ سے آج گھر میدان جنگ بنے ہوئے ہیں۔ خاندانوں، محلوں اور بازاروں میں نفرت کی دیواریں کھڑی ہوگئی ہیں۔ ہمیں چاہیے کہ اس گناہ سے مکمل پرہیز کریں، نہ غیبت کریں اور نہ ہی سُنیں۔ اس طرح ہمارا وقت بھی بچے گا اور ہمارا دل بھی پرسکون رہے گا۔ دل میں دوسروں کے لیے نفرت کے جذبات پیدا نہیں ہوں گے اور آخرت کے عذاب سے بھی محفوظ رہیں گے۔

اضافی مختصر سوالات

5۔ تکبر کا معنی و مفہوم بیان کریں۔ 091004145

جواب: انسان کا اپنے آپ کو افضل اور دوسروں کو حقیر سمجھنا تکبر ہے۔ انسان کی باطنی بیماریوں میں تکبر بہت بری اور بڑی بیماری ہے۔ اس بیماری میں مبتلا شخص کو متکبر اور مغرور کہا جاتا ہے، اس طرح کا شخص گویا کہ خود کو دھوکا دے رہا ہوتا ہے۔

6۔ تکبر کی مذمت کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا ایک فرمان لکھیں۔ 091004146

جواب: ارشاد باری تعالیٰ ہے:

تِلْکَ الدَّارُ الْاٰخِرَةُ نَجْعَلُهَا لِلَّذِیْنَ لَا یُرِیْدُوْنَ عُلُوًّا فِی الْاَرْضِ وَلَا فَسَادًا ؕ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِیْنَ ۝

ترجمہ: وہ آخرت کا گھر ہے، جسے ہم نے بنایا ہے ان لوگوں کے لیے جو نہ زمین میں بڑائی چاہتے ہیں اور نہ فساد اور نیک انجام پرہیزگاروں کے لیے ہے۔ (سورۃ القصص: 83)

7۔ تکبر کی کوئی سی دو صورتیں تحریر کریں۔ 091004147

جواب: تکبر کی پہلی صورت اللہ تعالیٰ کے ساتھ خود کو شریک ٹھہرانا ہے، جیسے فرعون اور نمرود نے رب ہونے کا دعویٰ کیا۔ دوسری صورت یہ ہے کہ انبیاء کرام و رسل علیہم السلام کے مقابلے میں خود کو بڑا سمجھا جائے اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے مبعوث کی گئی ان عظیم شخصیات سے بغض رکھا جائے، ان کی اطاعت و پیروی نہ کی جائے۔

8۔ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے تکبر کے بارے میں کیا ارشاد فرمایا؟ 091004148

جواب: نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کا ارشاد ہے:

ترجمہ: جس شخص کے دل میں رائی کے دانے برابر بھی تکبر ہوگا، وہ جنت میں داخل نہیں ہوگا۔ (صحیح مسلم: 91)

9۔ کن اعمال سے تکبر کا خاتمہ ممکن ہے؟ 091004149

جواب: کسی کو سلام میں پہل کرنا، کسی شخص کی نصیحت کو قبول کرنا، غصہ نہ کرنا اور کسی کو حقیر نہ سمجھنا تکبر کا خاتمہ کرتا ہے اور انسان کے دل میں عاجزی کے جذبات پیدا کرتا ہے۔ اس بیماری سے محفوظ رہنے کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کی معرفت حاصل کرتے ہوئے اور انبیا کرام علیہم السلام کی تعلیمات پر عمل کرتے ہوئے غرور و تکبر سے باز رہیں، تاکہ ہم دنیا اور آخرت میں کام یاب ہوسکیں اور ہمارا معاشرہ امن و سلامتی کا گہوارہ بن سکے۔

10۔ بعض اہل مکہ نے نبی اکرم خاتم النبیین ﷺ کی نبوت کا انکار کیوں کیا؟ قرآن مجید کی روشنی میں بیان کیجیے۔ 091004150

جواب: بعض اہل مکہ نے نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی نبوت کا صرف اس لیے انکار کیا کہ بنو ہاشم کے خاندان میں جناب عبداللہ کے گھر ایک یتیم بچہ بڑا ہو کر کس طرح نبوت کا دعوے دار ہوسکتا ہے؟ ان کا موقف تھا کہ نبوت کسی بڑے شہر میں کسی بڑے مال دار آدمی کا حق تھا۔ اس

اعتراض کو قرآنِ مجید نے اس طرح بیان کیا ہے:

ترجمہ: اور وہ کہنے لگے یہ قرآن کیوں نہیں نازل ہوا (مکہ اور طائف کی) دو بستیوں میں سے کسی بڑے آدمی پر؟ (سورۃ الزخرف:31)

11- تکبر کی تیسری صورت کون سی ہے؟ 091004151

جواب: تکبر کی تیسری صورت یہ ہے کہ دوسرے انسانوں کے مقابلہ میں خود کو بڑا تصور کیا جائے اور انسانی مساوات کے تصور کو بھی قبول نہ کیا جائے۔ انسان کے اندر تکبر بعض اوقات کثرتِ علم سے پیدا ہوتا ہے اور بعض اوقات عبادت و ریاضت، مال و دولت کی کثرت، حسب اور نسب پر فخر، عہدہ و منصب، کام یابی و کامرانی کے حصول، حسن و جمال اور طاقت و قوت کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے۔ تکبر کرنے والا جنت میں نہیں جائے گا۔

12- غرور و تکبر کی مختلف صورتیں اور ان سے بچنے کا طریقہ کیا ہے؟ 091004152

جواب: غرور و تکبر کی مختلف صورتیں ہیں، جیسے حق بات کا انکار کرنا، دوسروں کو حقیر جاننا اور زمین پر اکڑ اکڑ کر چلنا، کپڑے زمین پر گھسیٹتے ہوئے چلنا، اپنے سے کم مال و دولت والے کے پاس بیٹھنے سے نفرت کرنا اور اس کے ساتھ بیٹھ کر کھانا کھانے کو ناپسند کرنا۔ اس کے برعکس کسی کو سلام میں پہل کرنا، کسی شخص کی نصیحت کو قبول کرنا، غصہ نہ کرنا اور کسی کو حقیر نہ سمجھنا تکبر کا خاتمہ کرتا ہے اور انسان کے دل میں عاجزی کے جذبات پیدا کرتا ہے۔

13- حضرت آدم علیہ السلام کو ابلیس نے سجدہ کرنے سے کیوں انکار کیا تھا؟ قرآن مجید کی روشنی میں لکھیے۔ 091004153

جواب: اللہ تعالیٰ نے جب فرشتوں کو حکم دیا کہ آدم کو سجدہ کرو تو ابلیس نے انکار کیا اور اس کے انکار کی وجہ یہی تکبر تھا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ ؕ اَبٰى وَاسْتَكْبَرَ ۫ وَكَانَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ o (سورۃ البقرۃ:34)

ترجمہ: اور (یاد کرو) جب ہم نے فرشتوں کو حکم دیا کہ آدم کو سجدہ کرو تو سب (فرشتوں) نے سجدہ کیا سوائے ابلیس کے اس نے انکار کیا اور تکبر کیا اور وہ کافروں میں سے ہو گیا۔

14- تکبر کی نحوست سے انسان کن برائیوں کا شکار ہو جاتا ہے؟ 091004154

جواب: انسان جب تکبر میں مبتلا ہو جاتا ہے تو اپنی جھوٹی انا کے تحفظ کے لیے برے اخلاق کا سہارا لیتا ہے اور ایسا طریقہ اختیار کرتا ہے جو اس کی خود ساختہ عزت کو بچا سکے۔ اس نحوست کی وجہ سے انسان جھوٹ، غیبت، گالی گلوچ اور دیگر اخلاقی برائیوں کا شکار ہو جاتا ہے، جس کی وجہ سے وہ انسانی معاشرے میں امن کی زندگی نہیں گزار سکتا۔

15- متکبر آدمی کی کیفیت بیان کیجیے۔ 091004155

جواب: ایسے شخص کو اطمینان قلب جیسی عظیم کیفیت سے محروم رہنا پڑتا ہے، لامحالہ اس کا انجام دنیا اور آخرت میں ذلیل ہونا ہوتا ہے۔ متکبر آدمی اپنے قریب بیٹھنے والوں سے نفرت کرتا ہے، مریضوں اور بیماروں سے بھاگتا ہے، ایسا آدمی گھر کے کام کاج میں حصہ نہیں لیتا۔

16- جھوٹ کی مختلف صورتیں بیان کریں۔ 091004156

جواب: جھوٹی سفارش کرنا، مذاق میں جھوٹ بولنا، کسی پر جھوٹا مقدمہ بنا دینا، کوئی چیز فروخت کرتے ہوئے جھوٹ بولنا، کسی کی غلط حاضری لگانا، جھوٹی درخواست دینا، جعلی میڈیکل سرٹیفیکیٹ دینا، موبائل یا سوشل میڈیا کے ذریعے سے جھوٹی بات کی تشہیر کرنا اور اس طرح کی دیگر تمام چیزیں جھوٹ میں داخل ہیں۔

www.ilmkidunya.com

17۔ غیبت اور بہتان میں کیا فرق ہے؟ 091004157

جواب: غیبت اور بہتان کا معنیٰ ہے: کسی کی غیر موجودگی میں اس کی برائی بیان کرنا۔ اگر وہ برائی اس میں موجود ہو تو اسے غیبت کہتے ہیں اور اگر وہ برائی اس میں موجود نہ ہو تو اسے بہتان کہتے ہیں۔ بہتان غیبت سے بھی بڑا گناہ ہے۔

18۔ حسد کا معنیٰ و مفہوم بیان کریں۔ 091004158

جواب: حسد سے مراد وہ کیفیت ہے، جس میں ایک انسان کسی دوسرے کے پاس اللہ تعالیٰ کی عطا کی ہوئی نعمت پر خوش نہیں ہوتا، بلکہ یہ خیال کرتا ہے کہ کاش اس کے پاس یہ نعمت نہ ہوتی یا کاش دوسرے سے یہ نعمت چھین لی جائے۔

19۔ حسد کے دو نقصانات تحریر کریں۔ 091004159

جواب: حاسد اپنا سب سے بڑا نقصان یہ کر رہا ہوتا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی وہ نعمتیں جو اس نے انسان پر کی ہیں، ان کو ناپسند کر کے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کا مرتکب ہو رہا ہوتا ہے اور بعض اوقات انسان اس حد تک گر جاتا ہے کہ قتل و غارت پر بھی اتر آتا ہے۔ جس طرح قابیل نے حسد کرتے ہوئے اپنے بھائی ہابیل کو قتل کر دیا تھا۔ انسان جب اس طرح کی گھٹیا حرکت کرتا ہے تو دنیا و آخرت میں ناکام ہو جاتا ہے۔

20۔ حسد کی دو وجوہات بیان کریں۔ 091004160

جواب: حسد کی سب سے بڑی وجہ یہ ہے کہ حاسد خود محنت نہیں کرتا، اگر وہ محنت کرتا تو اس کے پاس بھی اللہ کی نعمتیں ہوتیں اور وہ حسد کی آگ میں نہ جلتا۔ دوسری وجہ دعا نہ کرنا ہے، اس کے علاوہ دشمنی کے جذبات، حب دنیا، ہر وقت مال اور عہدے کے لالچ میں مست رہنا، حسد کی بنیادی علامات ہیں۔

21۔ سنتِ نبوی خاتم النّبیّن ﷺ کی روشنی میں حسد سے بچنے کا کیا طریقہ ہے؟ 091004161

جواب: نبی کریم خاتم النّبیّن ﷺ ہر رات کو سونے سے پہلے حسد سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگ کر سوتے تھے۔ آپ خاتم النّبیّن ﷺ معوذتین (سورۃ الفلق اور سورۃ الناس) اور آیت الکرسی پڑھتے اور اپنے ہاتھ پر پھونک مار کر پورے جسم پر مل لیتے تھے۔ (صحیح بخاری 5748)

22۔ حسد کرنے والے کو کیا کہتے ہیں؟ قرآنی آیت کا حوالہ دیجیے۔ 091004162

جواب: حسد کرنے والے کو حَاسِد کہتے ہیں۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَمِنۡ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ○ (سورۃ الفلق: 5)

ترجمہ: اور حسد کرنے والے کے شر سے جب وہ حسد کرنے لگے۔

23۔ سب سے پہلے کس نے اور کس سے حسد کیا تھا؟ 091004163

جواب: سب سے پہلے ابلیس نے حضرت آدم علیہ السلام سے حسد کیا اور اللہ تعالیٰ کے حکم کے باوجود حضرت آدم علیہ السلام کو سجدہ نہیں کیا۔ جو شخص اپنے کسی مسلمان بھائی کے علم و فن، دولت و ثروت یا منصب سے حسد کرتا ہے وہ ابلیس کے پیروکاروں میں شمار ہوتا ہے۔

24۔ نبی کریم خاتم النّبیّن ﷺ نے حسد کے بارے میں کیا ارشاد فرمایا ہے؟ 091004164

جواب: نبی کریم خاتم النّبیّن ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"حسد سے بچو، حسد نیکیوں کو اس طرح کھا جاتا ہے، جس طرح آگ لکڑی کو کھا جاتی ہے۔" (سنن ابوداؤد 4903)

www.ilmkidunya.com

091004165 25۔ رشک سے کیا مراد ہے؟ حدیث کی روشنی میں بیان کیجیے۔

جواب: اگر کوئی شخص یہ سوچتا ہے کہ جو نعمت دوسرے کو حاصل ہے کاش میرے پاس بھی ہوتی تو اس کو رشک کرنا کہتے ہیں۔ رشک کرنا حرام نہیں ہے، بلکہ اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ نعمتوں اور کسی کی اچھی عادت اور عمل کو رشک کی نگاہ سے دیکھنا جائز ہے۔

نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے رشک کے جائز ہونے کے حوالے سے ارشاد فرمایا:

''رشک کے قابل تو دو ہی آدمی ہیں: ایک وہ جسے اللہ نے قرآن دیا اور وہ اس کی تلاوت رات دن کرتا رہتا ہے۔ اور دوسرا وہ جسے اللہ نے مال دیا ہو اور وہ اسے اللہ کی راہ میں دن رات خرچ کرتا رہا۔'' (صحیح بخاری:7529)

091004166 26۔ حسد سے بچنے کے لیے ہمیں کیا کرنا چاہیے؟

جواب: حسد سے بچنے کے لیے ہمیں چاہیے کہ ہم اپنا محاسبہ کریں۔ خصوصاً جب رات کو سونے کے لیے بستر پر جائیں تو پورے دن کا تجزیہ کریں کہ میں نے دل میں کسی شخص کے بارے میں حسد تو نہیں رکھا۔ اگر خود کو اس طرح کے جذبات کا مرتکب پائیں تو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں توبہ اور استغفار کریں اور جس پر اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم کو دیکھیں، اس کے لیے خیر و برکت کی دعا کریں۔

مشقی تفصیلی سوال

سوال نمبر۳۔ تفصیلی جواب دیں۔

091004167 1۔ درج ذیل پر تفصیلی نوٹ لکھیں۔

☆ تکبر ☆ حسد

☆ جھوٹ ☆ غیبت اور بہتان

﴿تکبر﴾

تکبر کا مفہوم

تکبر حق کی مخالفت اور دوسرے لوگوں کو حقیر جاننے کا نام ہے۔

تکبر بہت بری اور بڑی بیماری

انسان کی باطنی بیماریوں میں تکبر بہت بری اور بڑی بیماری ہے۔ اس بیماری میں مبتلا شخص کو متکبر اور مغرور کہا جاتا ہے، اس طرح شخص گویا کہ خود کو دھوکا دے رہا ہوتا ہے۔

تکبر کی وجوہات

انسان کے اندر تکبر بعض اوقات کثرتِ علم سے پیدا ہوتا ہے اور بعض اوقات عبادت و ریاضت، مال و دولت کی کثرت، حسب نسب پر فخر، عہدہ و منصب، کامیابی و کامرانی کے حصول، حسن و جمال اور طاقت و قوت کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے۔ تکبر کرنے والا جنت میں نہیں جائے گا۔

قرآن مجید کی روشنی میں تکبر کی مذمت

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

اِنَّهٗ لَا یُحِبُّ الْمُسْتَكْبِرِیْنَ o ترجمہ: بے شک وہ تکبّر کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔ (سورۃ النحل:23)

اللہ تعالیٰ نے جب فرشتوں کو حکم دیا کہ آدم کو سجدہ کرو تو ابلیس نے انکار کیا اور اس کے انکار کی وجہ یہی تکبر تھا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِکَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِیْسَ ؕ اَبٰی وَاسْتَکْبَرَ ٭ وَکَانَ مِنَ الْکٰفِرِیْنَ ○ (سورۃ البقرۃ:34)

اور (یاد کرو) جب ہم نے فرشتوں کو حکم دیا کہ آدم کو سجدہ کرو تو سب (فرشتوں) نے سجدہ کیا سوائے ابلیس کے اس نے انکار کیا اور تکبر کیا اور وہ کافروں میں سے ہو گیا۔

احادیث نبوی ﷺ کی روشنی میں تکبر کی مذمت

نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کا ارشاد ہے:

جس شخص کے دل میں رائی کے دانے برابر بھی تکبر ہوگا، وہ جنت میں داخل نہیں ہوگا۔ (صحیح مسلم:91)

تکبر کی مختلف صورتیں / حالتیں

غرور و تکبر کی مختلف صورتیں ہیں، جیسے حق بات کا انکار کرنا، دوسروں کو حقیر جاننا اور زمین پر اکڑ اکڑ کر چلنا، کپڑے زمین پر گھسیٹتے ہوئے چلنا، اپنے سے کم مال و دولت والے کے پاس بیٹھنے سے نفرت کرنا اور اس کے ساتھ بیٹھ کر کھانا کھانے کو ناپسند کرنا۔

تکبر کا سدِ باب

کسی کو سلام میں پہل کرنا، کسی شخص کی نصیحت کو قبول کرنا، غصہ نہ کرنا اور کسی کو حقیر نہ سمجھنا تکبر کا خاتمہ کرتا ہے اور انسان کے دل میں عاجزی کے جذبات پیدا کرتا ہے۔

تکبر کی اقسام

اللہ تعالیٰ کے ساتھ خود کو شریک ٹھہرانا

تکبر کی تین مختلف صورتوں میں سرفہرست اللہ تعالیٰ کے ساتھ خود کو شریک ٹھہرانا ہے، جیسے فرعون اور نمرود نے ربّ ہونے کا دعویٰ کیا۔

انبیائے کرام و رسل علیہم السلام کے مقابلے میں خود کو بڑا سمجھنا

دوسری صورت یہ ہے کہ انبیا کرام و رسل علیہم السلام کے مقابلے میں خود کو بڑا سمجھا جائے اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے مبعوث کی گئی ان عظیم شخصیات سے بغض رکھا جائے، ان کی اطاعت و پیروی نہ کی جائے۔ جس طرح بعض اہل مکہ نے نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی نبوت کا اس لیے انکار کیا کہ بنو ہاشم کے خاندان میں جناب عبداللہ کے گھر ایک یتیم بچہ بڑا ہو کر کس طرح نبوت کا دعوے دار ہو سکتا ہے؟ ان کا موقف تھا کہ نبوت کسی بڑے شہر میں کسی بڑے مال دار آدمی کا حق تھا۔

دوسرے انسانوں کے مقابلہ میں خود کو بڑا تصور کرنا

تکبر کی تیسری صورت یہ ہے کہ دوسرے انسانوں کے مقابلہ میں خود کو بڑا تصور کیا جائے اور انسانی مساوات کے تصور کو بھی قبول نہ کیا جائے۔

حاصلِ کلام

تکبر سے محفوظ رہنے کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کی معرفت حاصل کرتے ہوئے اور انبیا کرام علیہم السلام کی تعلیمات پر عمل کرتے ہوئے غرور و تکبر سے باز رہیں، تاکہ ہم دنیا اور آخرت میں کامیاب ہو سکیں اور ہمارا معاشرہ امن و سلامتی کا گہوارہ بن سکے۔

حسد

حسد اور رشک کا مفہوم

حسد سے مراد وہ کیفیت ہے جس میں ایک انسان کسی دوسرے کے پاس اللہ تعالیٰ کی عطا کی ہوئی نعمت پر خوش نہیں ہوتا، بلکہ یہ خیال

کرتا ہے کہ کاش اس کے پاس یہ نعمت نہ ہوتی یا کاش دوسرے سے یہ نعمت چھین لی جائے ،لیکن اگر کوئی شخص یہ سوچتا ہے کہ جو نعمت دوسرے کی شخص کے پاس ہے، کاش میرے پاس بھی ہوتی تو اس کو رشک کرنا کہتے ہیں۔

حسد کے بارے میں قرآن وسنت کی تعلیمات

قرآن وسنت میں حسد کو پسند نہیں کیا گیا ،لیکن رشک کی اجازت دی گئی ہے، حسد کرنے والے کو حاسد کہتے ہیں۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ٥ (سورۃ الفلق:5)

ترجمہ: اور حسد کرنے والے کے شر سے جب وہ حسد کرنے لگے۔

سب سے پہلا حاسد

سب سے پہلے ابلیس نے حضرت آدم علیہ السلام سے حسد کیا اور اللہ تعالیٰ کے حکم کے باوجود حضرت آدم علیہ السلام کو سجدہ نہیں کیا۔ جو شخص اپنے کسی مسلمان بھائی کے علم وفن، دولت وثروت یا منصب سے حسد کرتا ہے وہ ابلیس کے پیروکاروں میں شمار ہوتا ہے۔

احادیث نبوی ﷺ کی روشنی میں

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن ﷺ نے ارشاد فرمایا:

ترجمہ: ''حسد سے بچو، حسد نیکیوں کو اس طرح کھا جاتا ہے، جس طرح آگ لکڑی کو کھا جاتی ہے۔'' (سنن ابوداود:4903)

رشک کی جائز صورتیں

رشک کرنا حرام نہیں ہے، بلکہ اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ نعمتوں اور کسی کی اچھی عادت اور عمل کو رشک کی نگاہ سے دیکھنا جائز ہے۔

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن ﷺ نے رشک کے جائز ہونے کے حوالے سے ارشاد فرمایا:

''رشک کے قابل تو دو ہی آدمی ہیں: ایک وہ جسے اللہ نے قرآن دیا اور وہ اس کی تلاوت رات دن کرتا رہتا ہے۔ اور دوسرا وہ جسے اللہ نے مال دیا ہو اور وہ اسے اللہ کی راہ میں دن رات خرچ کرتا رہا۔'' (صحیح بخاری:7529)

حسد کی وجوہات

حسد کی سب سے بڑی وجہ یہ ہے کہ حاسد خود محنت نہیں کرتا ، اگر وہ محنت کرتا تو اس کے پاس بھی اللہ کی نعمتیں ہوتیں اور وہ حسد کی آگ میں نہ جلتا۔ دوسری وجہ دعا نہ کرنا ہے، اس کے علاوہ دشمنی کے جذبات، حب دنیا، ہر وقت مال اور عہدے کے لالچ میں مست رہنا، حسد کی بنیادی علامات ہیں۔

حسد کا تعلق

حسد کا تعلق دل سے ہے افعال سے نہیں ہے لہٰذا جو شخص کسی بھی مسلمان کی برائی چاہے، وہ حاسد ہے۔

حسد کا سب بڑا نقصان

حاسد اپنا سب سے بڑا نقصان یہ کر رہا ہوتا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی وہ نعمتیں جو اس نے انسان پر کی ہیں، ان کو ناپسند کر کے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کا مرتکب ہو رہا ہوتا ہے اور بعض اوقات انسان اس حد تک گر جاتا ہے کہ قتل وغارت پر بھی اتر آتا ہے۔ جس طرح قابیل نے حسد کرتے ہوئے اپنے بھائی ہابیل کو قتل کر دیا تھا۔ انسان جب اس طرح کی گھٹیا حرکت کرتا ہے تو دنیا و آخرت میں ناکام ہو جاتا ہے۔ معاشرے کو مثبت کی بجائے منفی جذبات اور عوامل کی طرف دھکیل دیتا ہے۔ یوں اپنی تخلیق کا مقصد بھی کھو بیٹھتا ہے اور مایوسی کی دلدل میں دھنستا چلا جاتا

ہے، جیسا کہ یہود مدینہ محض حسد کی وجہ سے رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ پر ایمان لانے سے محروم رہے۔

سنت نبوی ﷺ سے راہ نمائی

نبی کریم خاتم النبیین ﷺ ہر رات کو سونے سے پہلے حسد سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگ کر سوتے تھے، آپ خاتم النبیین ﷺ معوذتین (سورۃ الفلق اور سورۃ الناس) اور آیت الکرسی پڑھتے اور اپنے ہاتھ پر پھونک مار کر پورے جسم پر مل لیتے تھے۔ (صحیح بخاری 5748)

حاصل کلام:

ہمیں بھی چاہیے کہ ہم اپنا محاسبہ کریں۔ خصوصاً جب رات کو سونے کے لیے بستر پر جائیں تو پورے دن کا تجزیہ کریں کہ میں نے دل میں کسی شخص کے بارے میں حسد تو نہیں رکھا۔ اگر خود کو اس طرح کے جذبات کا مرتکب پائیں تو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں توبہ اور استغفار کریں اور جس پر اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم کو دیکھیں، اس کے لیے خیر و برکت کی دعا کریں۔

﴿جھوٹ﴾

جھوٹ کا مفہوم

جھوٹ سے مراد ایسی بات یا دعویٰ ہے، جو حقیقت کے خلاف ہو اور اُسے جان بوجھ کر کسی کو گمراہ کرنے یا دھوکہ دینے کی غرض سے بیان کیا جائے۔ جب انسان کسی بات کو اس کی حقیقت کے مطابق بیان کرے تو یہ سچائی ہے۔ حقیقت کو چھپانا اور سننے والے کو دھوکا دینا جھوٹ کہلاتا ہے۔ تمام مہذب معاشروں اور آسمانی تعلیمات میں جھوٹ کا حرام قرار دیا گیا اور ہمیشہ سچ بولنے کا حکم دیا گیا ہے۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَاجْتَنِبُوْا قَوْلَ الزُّوْرِ ۝ (سورۃ الحج:30) ترجمہ: ''اور جھوٹی باتوں سے پرہیز کرو۔''

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں سچ بولنے والے مردوں اور سچ بولنے والی عورتوں سے مغفرت اور اجر عظیم کا وعدہ فرمایا ہے۔ سچائی نیکی کا راستہ دکھاتی ہے اور نیکی جنت کا راستہ دکھاتی ہے۔

احادیث مبارکہ کی روشنی میں

ایک موقع پر نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے منافقوں کی نشانیاں بیان فرمائیں، ان میں ایک نشانی یہ بھی تھی: جب بات کرے تو جھوٹ بولے۔ (صحیح بخاری:33)

ایک مرتبہ ایک شخص نے نبی کریم خاتم النبیین ﷺ سے پوچھا ''کیا مومن بخیل ہوسکتا ہے؟'' آپ خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا ''ہاں ہوسکتا ہے۔'' پھر انھوں نے پوچھا ''کیا مومن بزدل ہوسکتا ہے؟'' آپ خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا ''ہاں ہوسکتا ہے'' پھر انھوں نے پوچھا ''کیا مومن جھوٹا ہوسکتا ہے'' آپ خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا: ''نہیں مومن جھوٹا نہیں ہوسکتا''۔ (موطا امام مالک 1630)

آپ خاتم النبیین ﷺ اعلانِ نبوت سے پہلے

آپ خاتم النبیین ﷺ تجارت اور دیگر معاملات زندگی میں اس قدر دیانت داری اور سچائی سے کام لیتے کہ اہل عرب آپ خاتم النبیین ﷺ کو صادق اور امین کے لقب سے یاد کرتے تھے۔

جھوٹ سے شدید نفرت

اہل بیتِ اطہار رضی اللہ تعالیٰ عنھم اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم کو جھوٹ سے شدید نفرت تھی اور وہ ہمیشہ سچ بولتے تھے۔ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے فیض یافتہ یہ لوگ جھوٹ سے کس قدر اجتناب کرتے تھے، اس کا اندازہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اس فرمان سے ہوسکتا ہے، وہ فرماتے تھے:

وَاللّٰہِ مَا کُنَّا نَکْذِبُ وَلَا نَدْرِیْ مَا الْکَذِبُ

ترجمہ: اللہ کی قسم! ہم کبھی جھوٹ نہ بولتے تھے اور ہمیں تو معلوم ہی نہ تھا کہ جھوٹ ہوتا کیا ہے۔

جھوٹ کی صورتیں

جھوٹ کا تعلق صرف زبان ہی سے نہیں ہے بلکہ تن درست انسان کا اپنی بیماری کی جھوٹی درخواست دینا، جعلی میڈیکل سرٹیفکیٹ (یعنی رپورٹ) بنوانا، جھوٹی سفارش کرنا، مذاق میں جھوٹ بولنا، کسی پر جھوٹا مقدمہ بنا دینا، کوئی چیز فروخت کرتے ہوئے جھوٹ بولنا، کسی کی غلط حاضری لگانا، موبائل یا سوشل میڈیا کے ذریعے سے خلافِ واقعہ بات کی تشہیر کرنا اور اس طرح کی دیگر تمام چیزیں جھوٹ میں داخل ہیں۔

جھوٹ کے چند نقصانات

جھوٹ تمام برائیوں کی جڑ ہے۔ جھوٹ کے چند نقصانات درج ذیل ہیں:

☆ اللہ تعالیٰ جھوٹے آدمی کی دعا قبول نہیں فرماتا اور نہ اس کے رزق میں برکت فرماتا ہے۔
☆ جھوٹ بولنے والے کو نہ اللہ تعالیٰ پسند کرتا ہے اور نہ ہی لوگ پسند کرتے ہیں۔
☆ جھوٹ بولنے والا معاشرے میں اپنی عزت کھو دیتا ہے۔
☆ جھوٹ بولنے والا اللہ تعالیٰ کی رحمت سے محروم رہتا ہے۔
☆ جھوٹ بولنے والے کو خود پر بھی اعتماد نہیں رہتا اور وہ اپنی نظر میں بھی گر جاتا ہے۔

سچ بولنے کے چند فوائد

سچ بولنے والے کو سب سے بڑا فائدہ یہ ہوتا ہے کہ اسے دل کا سکون مل جاتا ہے۔ لوگ اس کی عزت کرتے ہیں اور اس کی بات پر اعتماد کرتے ہیں۔ جھوٹ بولنے والے کو بعض اوقات وقتی فائدہ تو حاصل ہوسکتا ہے، لیکن اصل فائدہ اور ہمیشہ رہنے والا فائدہ سچ بولنے والے کو ہی ملتا ہے۔

حاصلِ کلام

ہمیں ہمیشہ سچائی کی عادت اپنانی چاہیے۔ خاص طور سے اپنے ماں باپ سے تو ہرگز جھوٹ نہیں بولنا چاہیے۔ جو بچے اپنے ماں باپ سے جھوٹ بولتے ہیں وہ زندگی میں غلطیاں کرتے ہیں اور نقصان اٹھاتے ہیں۔ ہمیں اپنی زندگی کا یہ اصول بنانا چاہیے کہ ہمیشہ سچ بولیں اور سچ کا ساتھ دیں۔

غیبت اور بہتان

جواب: **غیبت اور بہتان کا مفہوم**

غیبت اور بہتان کا معنیٰ ہے: کسی کی غیر موجودگی میں اس کی برائی بیان کرنا۔ اگر وہ برائی اس میں موجود ہو تو اسے غیبت کہتے ہیں اور اگر وہ برائی اس میں موجود نہ ہو تو اسے بہتان کہتے ہیں۔ بہتان غیبت سے بھی بڑا گناہ ہے۔

بہتان کی سزا

کسی پر جھوٹا الزام لگانا بھی بہتان ہے۔ اسے تہمت لگانا بھی کہتے ہیں۔ اسلام کے عدالتی نظام میں کسی پر تہمت لگانا بہت بڑا جرم ہے، تہمت لگانے والے پر اسی کوڑوں کی سزا نافذ ہوتی ہے۔

غیبت کرنا سخت گناہ

کسی کی جسمانی یا عملی کمزوری، رنگ، نسل، خاندان یا پیشے کی بنیاد پر اسے طعنہ دینا یا اس کی غیبت کرنا سخت گناہ ہے۔ ہر انسان کا خالق اللہ تعالیٰ ہے۔ جب کسی کی جسمانی کمزوری یا رنگ و شکل کی بنیاد پر اس کی تحقیر کی جاتی ہے تو گویا اللہ تعالیٰ کی تخلیق پر اعتراض کیا جا رہا ہے۔ اسی وجہ سے قرآن مجید میں غیبت کرنے اور طعنہ دینے والے کے لیے ہلاکت کا اعلان کیا گیا ہے۔ کسی کے سامنے اس کی برائی بیان کرنے کو طعنہ اور طنز کہتے ہیں۔ کسی کو طعنہ دینا اور اس پر طنز کرنا بھی حرام ہے۔

قرآن مجید کی روشنی میں

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

ترجمہ: ہر ایسے شخص کے لیے ہلاکت ہے جو (آمنے سامنے) طعنہ دینے والا (اور پیٹھ پیچھے) عیب نکالنے والا ہو۔ (سورۃ الھمزہ: 01)

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں غیبت کو حرام قرار دیا ہے اور اسے مردہ بھائی کا گوشت کھانے سے تشبیہ دی ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

ترجمہ: اور نہ ایک دوسرے کی غیبت کرو کیا تم میں سے کوئی شخص پسند کرے گا کہ وہ اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھائے پس اس سے تو تم (انتہائی) نفرت کرتے ہو۔ (سورۃ الحجرات: 12)

قرآن مجید میں سب سے زیادہ سخت مثال غیبت کی بیان کی گئی ہے، کیوں کہ یہ ایک ایسا گناہ ہے جس کی وجہ سے معاشرے میں بہت سی اخلاقی خرابیاں پیدا ہوتی ہیں۔

احادیث مبارکہ کی روشنی میں

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّيْن ﷺ نے فرمایا: مسلمانوں کی بدگوئی نہ کیا کرو نہ ان کے عیب تلاش کرنے کی کوشش کرو۔ جو ان کے عیب تلاش کرنے کی کوشش کرے گا اللہ تعالیٰ اس کے عیب تلاش کرے گا، اور جس کے عیب اللہ تعالیٰ تلاش کرے گا اسے اس کے گھر کے اندر رسوا کر دے گا۔ (سنن ابی داوٗد: 4880)

غیبت کرنے والے کو عذاب

ایک مرتبہ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّيْن ﷺ دو قبروں کے پاس سے گزرے، آپ خَاتَمُ النَّبِيِّيْن ﷺ نے فرمایا کہ انھیں عذاب ہو رہا ہے، ان میں سے ایک کو تو اس لیے عذاب ہو رہا ہے کہ پیشاب کرتے ہوئے پاکی کا خیال نہیں رکھتا تھا اور دوسرے کو اس لیے عذاب ہو رہا ہے کیوں کہ وہ لوگوں کی غیبت کرتا تھا۔ (سنن ابن ماجہ: 349)

غیبت سے بچنے کا طریقہ

غیبت سے بچنے کا طریقہ یہ ہے کہ ہم زبان کی حفاظت کریں۔ ہمارے دل میں یہ یقین ہونا چاہیے کہ ہمیں قیامت کے دن اپنے ہر قول و فعل کا حساب دینا ہوگا۔ ہم جو لفظ بھی بولتے ہیں وہ محفوظ کر لیا جاتا ہے، ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

ترجمہ: وہ جو لفظ بھی بولتا ہے اس پر ایک نگران (لکھنے کے لیے) تیار رہتا ہے۔ (سورۃ ق: 18)

غیبت سے بچنے کے لیے ہمیں ایسے لوگوں کی صحبت سے دور رہنا چاہیے جو ہر وقت غیبت میں اور دوسروں کی برائیاں بیان کرنے میں مشغول رہتے ہیں۔

غیبت اور بہتان کے نقصانات

غیبت اور بہتان کی وجہ سے معاشرے میں کینے اور دشمنی کو فروغ ملتا ہے، ایک دوسرے کے بارے میں دل میں نفرت پیدا ہوتی ہے۔ دورِ حاضر میں بہت سے لوگ غیبت کی خوف ناک آفت کی لپیٹ میں ہیں۔ اس گناہ کی وجہ سے آج گھر میدانِ جنگ بنے ہوئے ہیں۔ خاندانوں، محلوں اور بازاروں میں نفرت کی منحوس دیواریں کھڑی ہوگئی ہیں۔

حاصل کلام

ہمیں چاہیے کہ اس گناہ سے مکمل پرہیز کریں، نہ غیبت کریں اور نہ ہی سنیں۔ اس طرح ہمارا وقت بچے گا، ہمارا دل پرسکون رہے گا، دل میں دوسروں کے لیے نفرت کے جذبات پیدا نہیں ہوں گے اور ہم آخرت کے عذاب سے بھی محفوظ رہیں گے۔

(5) جادو، فال اور توہم پرستی

﴿مشقی معروضی سوالات﴾

سوال نمبر ا۔ درست جواب کا انتخاب کریں۔

(1) کسی چیز، دن یا مہینے کو برا سمجھنا کہلاتا ہے: 091004168

(الف) بدشگونی (ب) جادو (ج) فال (د) علم نجوم

(2) انسان کو کوئی بھی مصیبت پہنچتی ہے تو وہ سبب ہوتی ہے: 091004169

(الف) بداعمالیوں کا (ب) جادو کا (ج) تیز رفتاری کا (د) فال کا

(3) عرب زمانہ جاہلیت میں جس مہینے کو منحوس سمجھتے تھے: 091004170

(الف) صفر المظفر کو (ب) محرم الحرام کو (ج) ذوالحجہ کو (د) ذوالقعدہ کو

(4) حدیث مبارک کے مطابق چالیس راتوں تک نماز قبول نہیں ہوتی: 091004171

(الف) قسمت کا حال پوچھنے والے کی (ب) فضول خرچی کرنے والے کی

(ج) حوصلہ شکنی کرنے والے کی (د) مزدور کا حق رکھنے والے کی

(5) وہ کھجور جسے جادو کا علاج قرار دیا گیا ہے: 091004172

(الف) عنبر (ب) عجوہ (ج) مبروم (د) قلمی

اضافی معروضی سوالات

(6) بغیر کسی شرعی یا عقلی دلیل کے کسی نظریے یا خیال کو اپنا لینا ہے: 091004173

(الف) توہم پرستی (ب) جادو (ج) بدشگونی (د) نحوست

(7) فال وغیرہ کے ذریعے سے قسمت کا حال جاننے کی کوشش کرنا بھی ہے: 091004174

(الف) جادو (ب) علمِ نجوم (ج) توہم پرستی (د) بدشگونی

(8) بدشگونی اور توہم پرستی ہے: 091004175

(الف) قابلِ مذمت (ب) قابلِ تعریف (ج) جائز (د) نفع بخش

(9) نفع ونقصان کا اختیار ہے: 091004176

(الف) لوگوں کے پاس (ب) اللہ تعالیٰ کے پاس (ج) فرشتوں کے پاس (د) جنات کے پاس

(10) انسان کو جو بھی پہنچتی ہے وہ اس کے اپنے ہی اعمال کا نتیجہ ہوتی ہے: 091004177

(الف) مصیبت (ب) دولت (ج) غربت (د) رزق

(11) فال یا جادو ٹونے وغیرہ کا استعمال اسلام میں ہے: 091004178

(الف) حلال (ب) حرام (ج) جائز (د) مباح

(12) اللہ تعالیٰ سے خیر طلب کرنے کے لیے رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيِّين ﷺ نے تعلیم دی ہے: 091004179

(الف) فاتحہ کی (ب) نیکی کی (ج) استخارہ کی (د) صدقہ کی

(13) جو شخص نجومی کے پاس جائے، اس سے کوئی بات پوچھے تو اس کی چالیس راتوں تک قبول نہ ہوگی: 091004180

(الف) دعا (ب) نیکی (ج) نماز (د) زکوٰۃ

(14) ایک حقیقت ہے، جس میں بعض اوقات دوسروں کو نقصان پہنچانے کی کوشش کی جاتی ہے: 091004181

(الف) جادو (ب) فال (ج) توہم پرستی (د) بدشگونی

(15) جادوگر چیزوں کی حقیقت کو نہیں بدلتا، البتہ قبضہ کر لیتا ہے: 091004182

(الف) جائیداد پر (ب) خیال پر (ج) دولت پر (د) ہر چیز پر

(16) جنات اور انسانوں کی نظرِ بد سے پناہ مانگا کرتے تھے: 091004183

(الف) رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيِّين ﷺ (ب) فرشتے

(ج) حضرت آدم علیہ السلام (د) حضرت سلیمان علیہ السلام

(17) جس شخص نے صبح کے وقت سات عجوہ کھجوریں کھا لیں اس دن اسے نہ زہر نقصان پہنچا سکتا ہے اور نہ: 091004184

(الف) بدشگونی (ب) تنگ دستی (ج) بیماری (د) جادو

(18) جادو، ستاروں اور فال کے ذریعے سے قسمت کا حال جاننے اور توہم پرستی کی وجہ سے بہت سی برائیوں کا شکار بن جاتا ہے:

091004185

(الف) جادوگر (ب) انسان (ج) معاشرہ (د) گھر

(19) توہم پرست لوگ اپنی جہالت کی وجہ سے بعض اوقات معاشرے میں بن جاتے ہیں: 091004186

(الف) جاہل (ب) مذاق (ج) انسان (د) شیطان

جوابات

جواب	نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب	نمبر شمار
ب	5	الف	4	الف	3	الف	2	الف	1

www.ilmkidunya.com

6	الف	7	ج	8	الف	9	ب	10	الف
11	ب	12	ج	13	ج	14	الف	15	ب
16	الف	17	د	18	ج	19	ب		

مشقی مختصر سوالات

سوال نمبر۲۔ مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جوابات لکھیے۔

1۔ توہم پرستی کی تین مختلف صورتیں بیان کریں۔

091004187

جواب: توہم پرستی کا معنی ہے، بغیر کسی شرعی یا عقلی دلیل کے کسی نظریے یا خیال کو اپنا لینا۔ (۱) توہم پرستی کی ایک صورت بدشگونی بھی ہے۔ (۲) کسی چیز، دن یا مہینے کو بُرا سمجھنا بدشگونی کی مثالیں ہیں۔ (۳) فال وغیرہ کے ذریعے قسمت کا حال جاننے کی کوشش کرنا بھی توہم پرستی میں ہے۔

2۔ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کون سی دعا پڑھ کر حضرات حسنین کریمین رضی اللہ تعالیٰ عنہما پر دم کیا کرتے تھے؟

091004188

جواب: نبی کریم خاتم النبیین ﷺ حضرت حسن اور حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو یہ دعا پڑھ کر دم فرمایا کرتے تھے:

أُعِيذُكُمَا بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّةِ مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ وَّ هَامَّةٍ وَّمِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَامَّةٍ.

ترجمہ: میں تم دونوں کے لیے اللہ کے مکمل اور پورے کلمات کے ساتھ ہر شیطان اور ہلاک کرنے والی ہر زہریلی چیز اور نظر بد سے پناہ مانگتا ہوں۔ (جامع ترمذی: 2060)

3۔ حدیثِ نبوی خاتم النبیین ﷺ میں جادو کا کیا علاج بیان کیا گیا ہے؟

091004189

جواب: نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا:

جس شخص نے صبح کے وقت سات عجوہ کھجوریں کھالیں اس دن اسے نہ زہر نقصان پہنچا سکتا ہے اور نہ جادو۔ (صحیح بخاری: 5769)

4۔ توہم پرستی کے کوئی سے چار معاشرتی نقصانات تحریر کریں؟

091004190

جواب: جادو، ستاروں اور فال کے ذریعے سے قسمت کا حال جاننے اور توہم پرستی کی وجہ سے معاشرہ بہت سی برائیوں کا شکار بن جاتا ہے۔ جن میں سے چند ایک یہ ہیں:

- ☆ ایسے لوگ مسائل کی اصل جڑ تک پہنچنے کے بجائے غیر ضروری کاموں اور باتوں میں الجھے رہتے ہیں۔
- ☆ ایسے لوگ شاید وقتی فائدہ تو اُٹھا لیں لیکن بڑی بڑی کامیابیوں سے محروم رہتے ہیں۔
- ☆ توہم پرست لوگ اپنی جہالت کی وجہ سے بعض اوقات معاشرے میں مذاق بن جاتے ہیں۔
- ☆ توہم پرستی اور خرافات کے شکار لوگ معاشرتی تعلقات میں توازن سے محروم رہتے ہیں اور دوسرے لوگوں سے بدگمان رہتے ہیں۔

اضافی مختصر سوالات

5۔ توہم پرستی سے کیا مراد ہے؟

091004191

جواب: توہم پرستی کا معنی ہے: بغیر کسی شرعی یا عقلی دلیل کے کسی نظریے یا خیال کو اپنا لینا۔ توہم پرستی کی ایک صورت بدشگونی بھی ہے۔ کسی چیز دن یا مہینے کو برا سمجھنا بدشگونی کی مثالیں ہیں۔ فال وغیرہ کے ذریعے سے قسمت کا حال جاننے کی کوشش کرنا بھی توہم پرستی ہی ہے۔

www.ilmkidunya.com

پُر امید رہنے اور نیک شگون کی کیا اہمیت ہے؟ 091004192

جواب: اسلامی تعلیمات میں بدشگونی کی اجازت نہیں ہے یعنی کسی انسان، جانور، چیز یا وقت سے بدشگونی لینا درست نہیں ہے۔ البتہ نیک شگون یا نیک فال لینا درست ہے۔ انسان کو ہمیشہ پر امید رہنا چاہیے اور اللہ تعالیٰ سے اچھا گمان رکھنا چاہیے کیوں کہ اللہ تعالیٰ بندے کے ساتھ اس کے گمان کے مطابق معاملہ فرماتا ہے۔

حصولِ خیر اور حاجت روائی کے لیے ہمیں کن اعمال کو اختیار کرنا چاہیے؟ 091004193

جواب: ہمیں چاہیے کہ اللہ تعالیٰ کی قدرت پر کامل یقین رکھیں۔ مستقبل میں اللہ تعالیٰ سے خیر طلب کرنے، حاجات پوری کرنے اور شر سے محفوظ رہنے کے لیے استغفار، صدقہ، نماز حاجت اور دعاؤں کا اہتمام کریں۔ اس بارے میں نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّن ﷺ نے ہمیں روشن تعلیمات عطا فرمائی ہیں، ہمیں ان سے روشنی حاصل کرنی چاہیے۔

ظاہری اسباب میں اثر پیدا کرنے والی ذات کس کی ہے؟ 091004194

جواب: ظاہری اسباب میں اثر پیدا کرنے والی ذات اللہ تعالیٰ کی ہے۔ ہمیں چاہیے کہ اللہ تعالیٰ پر کامل یقین رکھیں۔

بدشگونی کی مختصر وضاحت کریں۔ 091004195

جواب: کسی چیز، دن یا مہینے کو منحوس سمجھنا بدشگونی ہے۔ بدشگونی اور توہم پرستی قابل مذمت ہے۔ اللہ تعالیٰ کی مشیت کے بغیر کوئی بھی چیز انسان کو نقصان نہیں پہنچا سکتی۔

نفع و نقصان کا اختیار کس کے پاس ہے؟ 091004196

جواب: نفع و نقصان کا اختیار اللہ تعالیٰ کے پاس ہے۔ جب وہ خیر پہنچانا چاہے تو کوئی شر نہیں پہنچا سکتا اور اگر وہ کوئی مصیبت نازل کر دے تو کوئی اسے دور نہیں کر سکتا۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

ترجمہ: اور اگر اللہ تمھیں کوئی تکلیف پہنچائے تو اس کے سوا کوئی اسے دور فرمانے والا نہیں اور اگر وہ تمھارے ساتھ خیر کا ارادہ فرمائے تو اس کے فضل کو کوئی ہٹانے والا نہیں وہ اس (فضل) کو اپنے بندوں میں سے جسے چاہتا ہے پہنچاتا ہے اور وہ بہت بخشنے والا نہایت رحم فرمانے والا ہے۔

(سورۃ یونس:107)

10۔ انسان کو مصیبت کیوں پہنچتی ہے؟ 091004197

جواب: انسان کو جو بھی مصیبت پہنچتی ہے وہ اس کے اپنے ہی اعمال کا نتیجہ ہوتی ہے۔

11۔ توہم پرستی کی مختصر وضاحت کریں۔ 091004198

جواب: جو لوگ دین کے علم سے محروم ہیں وہ توہم پرستی میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ کسی انسان، جانور، دن یا مہینے کو منحوس سمجھنا جہالت اور توہم پرستی ہے۔ جو لوگ صفر کے مہینے کو منحوس سمجھتے ہیں وہ دراصل خام خیالی کا شکار ہیں۔ زمانہ جاہلیت میں بھی لوگ صفر کے مہینے کو منحوس سمجھتے تھے۔

12۔ استخارہ سے کیا مراد ہے؟ 091004199

جواب: مستقبل میں اللہ تعالیٰ سے خیر طلب کرنے کے لیے رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيِّن ﷺ نے استخارہ کی تعلیم دی ہے۔ جس کا مسنون طریقہ یہ ہے کہ دو رکعت نفل نماز پڑھ کر اللہ تعالیٰ سے خیر طلب کرنے کی دعا کی جائے۔

www.ilmkidunya.com

13- بدشگونی اور بدفالی کی مذمت میں حدیث نبوی خَاتَمُ النَّبِیّٖن ﷺ کا ترجمہ لکھیے۔ 091004200

جواب: اسلام نے جیسے توہم پرستی سے منع کیا ہے اسی طرح بدشگونی اور بدفالی سے بھی منع کیا ہے۔ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن ﷺ نے فرمایا: جو شخص نجومی کے پاس جائے، اس سے کوئی بات پوچھے تو اس کی چالیس راتوں تک نماز قبول نہ ہوگی۔ (صحیح مسلم:5821)

14- نیک فال لینے کے بارے میں نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن ﷺ نے کیا ارشاد فرمایا؟ 091004201

جواب: نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن ﷺ نے فرمایا: بدشگونی کی کوئی اصل نہیں البتہ نیک فال لینا کچھ برا نہیں ہے۔ (صحیح بخاری:5754)

15- جب کسی کے دل میں کوئی چیز کھٹکے تو اسے کیا کہنا چاہیے؟ 091004202

جواب: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ جب کسی کے دل میں کوئی چیز کھٹکے تو اسے چاہیے کہ وہ یہ الفاظ کہے:

"اَللّٰھُمَّ لَا خَیْرَ اِلَّا خَیْرُکَ وَلَا طِیَرَ اِلَّا طِیَرُکَ وَلَا اِلٰہَ غَیْرُکَ"

ترجمہ: اے اللہ! آپ کی طرف سے نازل کی جانے والی خیر کے علاوہ کوئی خیر نہیں اور آپ کے شگون کے علاوہ کوئی شگون نہیں اور آپ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ (مسند احمد:7045)

16- جادو کے بارے میں مختصر وضاحت کریں۔ 091004203

جواب: جادو ایک حقیقت ہے، جس میں بعض اوقات دوسروں کو نقصان پہنچانے کی کوشش کی جاتی ہے اور بعض اوقات لوگوں کی نظروں اور عقلوں کو بند کر دیا جاتا ہے۔ جادوگر چیزوں کی حقیقت کو نہیں بدلتا، البتہ خیال پر قبضہ کر لیتا ہے۔

17- رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیّٖن ﷺ جنات اور انسانوں کی نظر بد سے کیسے پناہ مانگا کرتے تھے؟ 091004204

جواب: رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیّٖن ﷺ جنات اور انسانوں کی نظر بد سے پناہ مانگا کرتے تھے، یہاں تک کہ معوذتین (سورۃ الفلق اور سورۃ الناس) نازل ہوئیں، جب یہ سورتیں نازل ہوئیں تو آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن ﷺ نے ان دونوں کو لے لیا اور ان کے علاوہ کو چھوڑ دیا۔ (جامع ترمذی: 2058)

18- تباہ کر دینے والی چیزوں کے بارے میں ارشادِ نبوی خَاتَمُ النَّبِیّٖن ﷺ تحریر کریں۔ 091004205

جواب: نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن ﷺ نے فرمایا: تباہ کر دینے والی چیز اللہ کے ساتھ شرک کرنا ہے اس سے بچو اور جادو کرنے کرانے سے بھی بچو۔ (صحیح بخاری:5764)

19- جادو اور توہم پرستی کی وجہ سے معاشرہ کن برائیوں کا شکار بن جاتا ہے؟ بیان کیجیے۔ 091004206

جواب: جادو، ستاروں اور فال کے ذریعے سے قسمت کا حال جاننے اور توہم پرستی کی وجہ سے معاشرہ بہت سی برائیوں کا شکار بن جاتا ہے۔ جن میں سے چند ایک یہ ہیں:

☆ ایسے لوگ مسائل کی اصل جڑ تک پہنچنے کے بجائے غیر ضروری کاموں اور باتوں میں الجھے رہتے ہیں۔

☆ ایسے لوگ شاید وقتی فائدہ تو اٹھا لیں لیکن بڑی بڑی کامیابیوں سے محروم رہتے ہیں۔

☆ توہم پرست لوگ اپنی جہالت کی وجہ سے بعض اوقات معاشرے میں مذاق بن جاتے ہیں۔

☆ توہم پرستی اور خرافات کے شکار لوگ معاشرتی تعلقات میں توازن سے محروم رہتے ہیں اور دوسرے لوگوں سے بدگمان رہتے ہیں۔

www.ilmkidunya.com

☆ جادو، ٹونے اور ستاروں کی چال کے ذریعے سے کام بنانے کے شوقین لوگ اپنے مال اور ایمان کا نقصان تو کرتے ہی ہیں، بعض اوقات اپنی جان اور صحت کا بھی نقصان کر بیٹھتے ہیں۔

☆ جاہل عاملوں اور شعبدہ بازلوگوں کے ہتھے چڑھ کر لوگ طرح طرح کی پریشانیوں میں مبتلا ہوجاتے ہیں۔

-20 جادو کے بارے میں اسلامی تعلیمات مختصر لکھیے۔ 091004207

جواب: اسلام میں جادو کرنے، کرانے کو سخت گناہ قرار دیا گیا ہے۔ جادو وغیرہ سے محفوظ رہنے کے لیے سورۃ الفلق اور سورۃ الناس پڑھنے اور عجوہ کھجور کھانے کی تعلیم دی گئی ہے۔

مشقی تفصیلی سوال

سوال نمبر ۳۔ تفصیلی جواب دیں۔

-1 بدشگونی، فال اور توہم پرستی کے بارے میں اسلامی تعلیمات پر روشنی ڈالیں۔ 091004208

جواب: **بدشگونی، فال اور توہم پرستی کا مفہوم**

توہم پرستی کا معنٰی ہے: بغیر کسی شرعی یا عقلی دلیل کے کسی نظریے یا خیال کو اپنا لینا۔ توہم پرستی کی ایک صورت بدشگونی بھی ہے۔ کسی چیز، دن یا مہینے کو برا سمجھنا بدشگونی کی مثالیں ہیں۔ فال وغیرہ کے ذریعے سے قسمت کا حال جاننے کی کوشش کرنا بھی توہم پرستی ہی ہے۔

ظاہری اسباب میں اثر پیدا کرنے والی ذات اللہ تعالیٰ کی ہے۔ کسی چیز، دن یا مہینے کو منحوس سمجھنا بدشگونی ہے۔

بدشگونی اور توہم پرستی قابل مذمت

بدشگونی اور توہم پرستی قابل مذمت ہے۔ اللہ تعالیٰ کی مشیت کے بغیر کوئی بھی چیز انسان کو نقصان نہیں پہنچا سکتی۔ نفع و نقصان کا اختیار اللہ تعالیٰ کے پاس ہے۔ جب وہ خیر پہنچانا چاہے تو کوئی شر نہیں پہنچا سکتا اور اگر وہ کوئی مصیبت نازل کردے تو کوئی اسے دور نہیں کر سکتا۔

قرآن مجید کی روشنی میں

ترجمہ: ارشادِ باری تعالیٰ ہے: اور اگر اللہ تمھیں کوئی تکلیف پہنچائے تو اس کے سوا کوئی اسے دور فرمانے والا نہیں اور اگر وہ تمھارے ساتھ خیر کا ارادہ فرمائے تو اس کے فضل کو کوئی ہٹانے والا نہیں وہ اس (فضل) کو اپنے بندوں میں سے جسے چاہتا ہے پہنچاتا ہے اور وہ بہت بخشنے والا نہایت رحم فرمانے والا ہے۔ (سورۃ یونس:107)

توہم پرستی کی مذمت

انسان کو جو بھی مصیبت پہنچتی ہے وہ اس کے اپنے ہی اعمال کا نتیجہ ہوتی ہے۔ جو لوگ دین کے علم سے محروم ہیں وہ توہم پرستی میں مبتلا ہوجاتے ہیں۔ کسی انسان، جانور، دن یا مہینے کو منحوس سمجھنا جہالت اور توہم پرستی ہے۔ جو لوگ صفر کے مہینے کو منحوس سمجھتے ہیں وہ دراصل خام خیالی کا شکار ہیں۔ زمانہ جاہلیت میں بھی لوگ صفر کے مہینے کو منحوس سمجھتے تھے۔ مستقبل کے حالات جاننے اور مستقبل کے کام بنانے کے لیے ستاروں کی چال، فال یا جادو ٹونے وغیرہ کا استعمال اسلام میں حرام ہے۔

استخارہ کی تعلیم

مستقبل میں اللہ تعالیٰ سے خیر طلب کرنے کے لیے رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيِّيْن صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے استخارہ کی تعلیم دی ہے۔ جس کا مسنون

www.ilmkidunya.com

طریقہ یہ ہے کہ دو رکعت نفل نماز پڑھ کر اللہ تعالیٰ سے خیر طلب کرنے کی دعا کی جائے۔

بدشگونی اور بدفالی اسلامی تعلیمات کی روشنی میں

اسلام نے جیسے توہم پرستی سے منع کیا ہے اسی طرح بدشگونی اور بدفالی سے بھی منع کیا ہے۔ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا:

جو شخص نجومی کے پاس جائے، اس سے کوئی بات پوچھے تو اس کی چالیس راتوں تک نماز قبول نہ ہوگی۔ (صحیح مسلم: 5821)

اسلامی تعلیمات میں بدشگونی کی اجازت نہیں ہے، یعنی کسی انسان، جانور، چیز یا وقت سے بدشگونی لینا درست نہیں ہے۔ البتہ نیک شگون یا نیک فال لینا درست ہے۔ انسان کو ہمیشہ پرامید رہنا چاہیے اور اللہ تعالیٰ سے اچھا گمان رکھنا چاہیے کیوں کہ اللہ تعالیٰ بندے کے ساتھ اس کے گمان کے مطابق معاملہ فرماتا ہے۔

احادیث مبارکہ کی روشنی میں

نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا: بدشگونی کی کوئی اصل نہیں البتہ نیک فال لینا کچھ برا نہیں ہے۔ (صحیح بخاری: 5754)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب کسی کے دل میں کوئی چیز کھٹکے تو اسے چاہیے کہ وہ یہ الفاظ کہے:

"اَللّٰهُمَّ لَا خَيْرَ اِلَّا خَيْرُكَ وَلَا طَيْرَ اِلَّا طَيْرُكَ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ"

ترجمہ: اے اللہ! آپ کی طرف سے نازل کی جانے والی خیر کے علاوہ کوئی خیر نہیں اور آپ کے شگون کے علاوہ کوئی شگون نہیں اور آپ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ (مسند احمد: 7045)

جادو کا مفہوم

جادو ایک حقیقت ہے، جس میں بعض اوقات دوسروں کو نقصان پہنچانے کی کوشش کی جاتی ہے اور بعض اوقات لوگوں کی نظروں اور عقلوں کو بند کر دیا جاتا ہے۔ جادوگر چیزوں کی حقیقت کو نہیں بدلتا، البتہ خیال پر قبضہ کر لیتا ہے۔

اسلامی تعلیمات کی روشنی میں

اسلام میں جادو کرنے، کرانے کو سخت گناہ قرار دیا گیا ہے۔ جادو وغیرہ سے محفوظ رہنے کے لیے سورۃ الفلق اور سورۃ الناس پڑھنے اور عجوہ کھجور کھانے کی تعلیم دی گئی ہے۔

احادیث مبارکہ کی روشنی میں

رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ جنات اور انسانوں کی نظر بد سے پناہ مانگا کرتے تھے، یہاں تک کہ معوذتین (سورۃ الفلق اور سورۃ الناس) نازل ہوئیں، جب یہ سورتیں نازل ہوئیں تو آپ خاتم النبیین ﷺ نے ان دونوں کو لے لیا اور ان کے علاوہ کو چھوڑ دیا۔ (جامع ترمذی 2058)

نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا:

جس شخص نے صبح کے وقت سات عجوہ کھجوریں کھا لیں اس دن اسے نہ زہر نقصان پہنچا سکتا ہے اور نہ جادو۔ (صحیح بخاری: 5769)

نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا: تباہ کر دینے والی چیز اللہ کے ساتھ شرک کرنا ہے اس سے بچو اور جادو کرنے کرانے سے بھی بچو۔ (صحیح بخاری 5764)

www.ilmkidunya.com

نبی کریم خاتم النبیین ﷺ حضرت حسن اور حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو یہ دعا پڑھ کر دم فرمایا کرتے:

أُعِيذُكُمَا بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّةِ مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ وَّهَامَّةٍ وَّمِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَامَّةٍ.

ترجمہ: میں تم دونوں کے لیے اللہ کے مکمل اور پورے کلمات کے ساتھ ہر شیطان اور ہلاک کرنے والی ہر زہریلی چیز اور نظر بد سے پناہ مانگتا ہوں۔

(جامع ترمذی 2060)

حضرت ابراہیم علیہ السلام اپنے بیٹوں حضرت اسماعیل علیہ السلام اور حضرت اسحاق علیہ السلام کے لیے یہی دعا فرماتے تھے۔

جادو، فال اور توہم پرستی کے نقصانات

جادو، ستاروں اور فال کے ذریعے سے قسمت کا حال جاننے اور توہم پرستی کی وجہ سے معاشرہ بہت سی برائیوں کا شکار بن جاتا ہے۔ جن میں سے چند ایک یہ ہیں:

- ☆ ایسے لوگ مسائل کی اصل جڑ تک پہنچنے کے بجائے غیر ضروری کاموں اور باتوں میں الجھے رہتے ہیں۔
- ☆ ایسے لوگ شاید وقتی فائدہ تو اٹھالیں لیکن بڑی بڑی کامیابیوں سے محروم رہتے ہیں۔
- ☆ توہم پرست لوگ اپنی جہالت کی وجہ سے بعض اوقات معاشرے میں مذاق بن جاتے ہیں۔
- ☆ توہم پرستی اور خرافات کے شکار لوگ معاشرتی تعلقات میں توازن سے محروم رہتے ہیں اور دوسرے لوگوں سے بدگمان رہتے ہیں۔
- ☆ جادو، ٹونے اور ستاروں کی چال کے ذریعے سے کام بنانے کے شوقین لوگ اپنے مال اور ایمان کا نقصان تو کرتے ہی ہیں، بعض اوقات اپنی جان اور صحت کا بھی نقصان کر بیٹھتے ہیں۔
- ☆ جاہل عاملوں اور شعبدہ باز لوگوں کے ہتھے چڑھ کر لوگ طرح طرح کی پریشانیوں میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔

حاصل کلام

ہمیں چاہیے کہ اللہ تعالیٰ کی قدرت پر کامل یقین رکھیں۔ مستقبل میں اللہ تعالیٰ سے خیر طلب کرنے، حاجات پوری کرنے اور شر سے محفوظ رہنے کے لیے استغفار، صدقہ، نماز حاجت اور دعاؤں کا اہتمام کریں۔ اس بارے میں نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے ہمیں روشن تعلیمات عطا فرمائی ہیں، ہمیں ان سے روشنی حاصل کرنی چاہیے۔

www.ilmkidunya.com